رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر : میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان ۔ سالانہ ۔ [illegible] عام چندہ ۔ سالانہ [illegible] ۔ ششماہی [illegible] ۔ بیرون ہند [illegible]

قیمت فی پرچہ ۱/ ۔ [illegible]

تاریخہائے اشاعت :۔ ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۱

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ایام زیر اشاعت میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سندھ میں رونق افروز ہیں۔ سندھ جاکر حضور کو درد نقرس کی سخت تکلیف ہوئی۔ بخار بھی ہوگیا۔ دارالامان سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو روانہ کیا گیا۔ آخری اطلاع یہ ہے کہ درد نقرس سے تو نسبتاً آرام ہے مگر چل پھر نہیں سکتے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا۔ اور بخریت واپسی کی بحضور باریتعالےٰ التجا کریں۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور سردرد سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

(۳) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب خلف الرشید حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ میڈیکل کالج کے دوسرے سال کے امتحان میں کامیاب ہوگئے۔ خدا مبارک کرے۔ آمین۔

(۴) خان مسعود احمد خاں صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ نے دہلی یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان پاس کرلیا۔ موصوف کی صحت بھی پہلے سے اچھی ہے۔ اللہ تعالےٰ صحت کامل عطا کرے۔ اور کامیابی امتحان مبارک کرے۔ آمین۔

(۵) مکرمی شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل جو پہلے بھی چار سال مشرقی افریقہ میں مبلغ سلسلہ کے فرائض انجام دے کر دسمبر ۳۸ء میں واپس آئے تھے۔ دوبارہ ۴ جون کو صبح کی گاڑی سے مشرقی افریقہ کو روانہ ہوگئے۔ اسٹیشن پر بزرگان سلسلہ نے بعد دعا آپ کو الوداع کہا۔ اللہ تعالےٰ بخیریت تمام منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور فائز المرام پھر واپس لائے۔ آمین۔

(۶) **دعائے مغفرت** ۔ ۳ جون کو مکرمی حکیم عبدالصمد صاحب انچولوی دہلوی مہاجر قادیان کی اہلیہ صاحبہ جو نہایت مخلصہ اور متقیہ خاتون تھیں۔ ایک عرصہ بیمار رہ کر قبل دوپہر انتقال کرگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئیں۔ مرحومہ کے بالغ فرزند اور بالغ لڑکیوں کے علاوہ چار نابالغ کمسن بچے تین لڑکیاں ایک لڑکا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا کفیل ہو۔ اور ان سب پس ماندگان کو صبر جمیل اور مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے آمین۔ ہمیں اس صدمہ میں اپنے عزیز مکرم مولوی عبدالصمد صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا ان کو صبر کی توفیق بخشے۔ اور مرحومہ کی اولاد کی خبرگیری و پرورش کا بہتر سامان عطا فرمائے۔ آمین

فیشن کی بھینٹ

اے سوٹ تو نے اکثر کپڑوں کو کھا کے چھوڑا
شلوار تجھ سے ترساں اور دھوتیاں ہیں لرزاں
پگڑی کا راج چھینا اور سر کا تاج چھینا
کیا برہمن کا چوغہ ۔ کیا مولوی کا جُبّہ
ڈاڑھی غریب کی لی اُف تو نے جانِ شیریں
انسان کو بظاہر آزادیاں تو بخشیں
لنگوٹ سب رہے ہیں تجھ سے دبے ہمیشہ
ہے ذکر تیرا رنگیں اور شکل تیری دلکش
اک دسترس سے تیری کرتہ بچا ہوا تھا
گلے میں پہنا کمروں میں باندھ رکھی ساڑھی
سب بال بھی منڈائیں اور سرخیاں لگائیں
غیرت ڈبو کے سب کی انگلش پڑھا کے سبکو

پوشاک مشرقی کا خاکہ اڑا کے چھوڑا
آزار بند کا بھی قصہ مٹا کے چھوڑا
دو پلی ٹوپیوں کو نیچا دکھا کے چھوڑا
فیشن کی بھینٹ سب کو تو نے چڑھا کے چھوڑا
اور مونچھ کی جڑھوں پر ریزر چلا کے چھوڑا
لیکن گلے پہ ان کے پھندا لگا کے چھوڑا
پاجامہ تک کو تو نے نیکر بنا کے چھوڑا
ہندوستانیوں کو صاحب بنا کے چھوڑا
اس پر بھی تو نے آخر کالر لگا کے چھوڑا
باہوں میں باہیں ڈالے سینما دکھا کے چھوڑا
ان دیویوں کو تو نے کیا کچھ بنا کے چھوڑا
شرم و حیا کو تو نے یکسر مٹا کے چھوڑا

ننگے سروں بھی پھرنا تہذیب مغربی ہے
سوراج کی لگن میں اُلّو بنا کے چھوڑا

(خاکسار عطا محمد احمدی از ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب))

اطلاع :۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ تاحال سندھ میں رونق افروز ہیں۔ اسلئے حضور کا کوئی خطبہ جمعہ نہیں نکلا۔ جو شائع کیا جاتا۔ احباب مطلع رہیں۔ (مینجر فاروق)

خلافت جوبلی فنڈ

کل رقم - تین لاکھ
۲۳ رمئی ۳۹ سنہ تک کی وصولی 148,008/1/3
۳۱ رمئی ،، 150,007/5/3
وصولی ہفتہ مختتمہ ۳۱ رمئی - 1,999/4/-

باقی واجب الوصول 1,49,992/-/9
اوسط آمد جو ہر ہفتہ ہونی چاہیئے } 5556/-/-

خلافت جوبلی کی تقریب منانے کے لئے وقت مقررہ ہے۔ جو جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کے ایام ہیں۔ ۲۷ ہفتے باقی ہیں۔ خلافت جوبلی کی وصولی کی مقدار ۳۱ رمئی ۳۹ سنہ تک 1,50,007/5/3 روپیہ ہے۔ گویا مقررہ رقم تین لاکھ میں سے 1,49,992/-/9 روپیہ کی کمی ہے اور یہ کم از کم رقم ہے۔ جو بقیہ ۲۷ ہفتوں میں پوری کرنی ہے۔ اس لحاظ سے اوسط آمد جو ہر ہفتہ میں ہونی چاہیئے۔ وہ 5556/-/- روپیہ ہے۔ لیکن جیسا کہ گذشتہ ہفتہ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ چندہ کی وصولی کی رفتار نہایت ہی سست ہے۔ جس رفتار سے وصولی ہونی چاہیئے۔ اس کا قریباً تیسرا حصہ ہے۔ عہدیداران تحریک جوبلی فنڈ کو خاص توجہ۔ چستی اور محنت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وعدوں کی رفتار بھی بہت مدھم ہے۔ جماعت کے احباب اور عہدیداران کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ (ناظر بیت المال)

مکرمی سید شاہ محمد صاحب مجاہد تحریک جدید مقیم برو دکر تو پھیپھڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جاوے (سکرٹری مشن ہائے تبلیغ تحریک جدید)

ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کی تمام نئی یا پرانی کتابیں۔ قرآن مجید۔ حمائلیں مترا و مترجم سپارے اور قاعدے
کتب خانہ قاسم العلوم
احمدیہ بازار قادیان
سے طلب کریں۔ بارعایت اور جلد تعمیل ہوگی۔ (منیجر کتب خانہ)

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

بیعت کنندگان اندرون ہند از نمبر ۱۳۷ تا ۱۷۵ بابت ۶ سنہ ۱۹۳۹

نمبر شمار	نام	نام ضلع
۱۳۷	شاہ محمد صاحب	گورداسپور
۱۳۸	دین محمد صاحب	،،
۱۳۹	عبدالحمید صاحب	،،
۱۴۰	حسن محمد صاحب	،،
۱۴۱	نواب الدین صاحب	،،
۱۴۲	بدر الدین صاحب	،،
۱۴۳	عبدالغنی صاحب ولد فضل دین	،،
۱۴۴	مختاراں بیگم صاحبہ	،،
۱۴۵	برکت علی صاحب	،،
۱۴۶	علی احمد صاحب	جھنگ
۱۴۷	نیاز محمد صاحب	کرنال
۱۴۸	شیخ سراج دین صاحب	مرشد آباد
۱۴۹	تاجراں بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۵۰	محمد محی الدین صاحب	مالابار
۱۵۱	محمد کویا	،،
۱۵۲	محمد یوسف صاحب	،،
۱۵۳	پی۔ ایم۔ کویا صاحب	،،
۱۵۴	عالم بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۵۵	محمد حنیف صاحب	،،
۱۵۶	مبارک احمد صاحب۔ دہنی	،،
۱۵۷	بشیر احمد صاحب ،،	،،
۱۵۸	رشید احمد صاحب ،،	،،
۱۵۹	مختار صاحب ،،	،،
۱۶۰	محمد بخش صاحب ،،	
۱۶۱	سلطان احمد صاحب ،،	،،
۱۶۲	شریف محمد صاحب ،،	،،
۱۶۳	اللہ رکھا صاحب ،،	،،
۱۶۴	بشیر احمد صاحب ،،	جموں
۱۶۵	شیر محمد صاحب ،،	گورداسپور
۱۶۶	صلاح الدین صاحب ،،	،،
۱۶۷	بشیر الدین صاحب ،،	مالابار
۱۶۸	اللہ دتا صاحب ،،	کپورتھلہ ریاست
۱۶۹	غلام فرید صاحب ،،	گورداسپور
۱۷۰	غلام محی الدین صاحب ،،	لاہور
۱۷۱	اللہ بخش صاحب ،،	گورداسپور
۱۷۲	نظر شاہ صاحب ،،	یو۔ پی
۱۷۳	عبدہ صاحب ،،	گورداسپور
۱۷۴	غلام محمد صاحب ،،	شاہپور
۱۷۵	عبدالقادر صاحب ،،	گورداسپور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سال پنجم کا چندہ داخل فرمادیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کے متعلق ۷ راپریل اور ۵ رمئی کے خطبات میں جو ارشادات فرمائے ان سے یہ واضح ہے۔ کہ تحریک جدید کی فوج میں شامل ہونے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدے کی رقم جلد سے جلد ادا کر دیں۔ خواہ اس کے لئے ان کو اپنے اوپر کوئی تنگی ہی ڈالنی پڑے۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں۔ کہ مخلصین اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ اور احباب بھی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر تاہم بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جو وعدوں کے پورا کرنے میں اعراض سے کام لے رہے ہیں۔ اور انہوں نے ابھی تک کوئی حرکت نہیں کی۔

پس اس اعلان کے ذریعہ ان احباب کو جنہوں نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کا فخر تو حاصل کر لیا۔ مگر اس کے عملاً پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنا وعدہ سال پنجم بھی دو ہزار اٹھاسی روپیہ جس کی تفصیل شائع کی جا چکی ہے۔ سو فی صدی پورا فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید میں انہی احباب کو مخاطب فرما رہے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اور جو حضور کی آواز پر لبیک کہنے میں سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ہے۔ پس وہ احباب حضور کی اقتداء میں اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کا وعدہ جون میں ہی سو فی صدی پورا ہو جائے۔ والسلام - برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

فاروق ایجنسی :- دارالامان قادیان سے اگر کسی دوست کو کوئی چیز منگانی ہو۔ ادویات یا دیگر اشیاء۔ تو منیجر فاروق ایجنسی قادیان کو براہ راست لکھ کر منگائیں۔ عمدہ اور ارزاں نرخ پر ارسال ہوگی۔ (منیجر فاروق ایجنسی)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے **بواسیر** کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر۔ حکیم اور وید لاعلاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا کہ **حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ** انجمن احمدیہ **چودھری غلام رسول صاحب** سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سکھیکے منڈی **ملک بشیر احمد صاحب احمدی** قادیان **جالی فارمیسی شاہدرہ لاہور** کی تیار کردہ گولیاں **بواسیر** کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں **بواسیر** کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۴ قادیان دار الامان مورخہ ۷ رجون ۱۹۳۹ء نمبر ۲۱

"یادِ حسینؓ میں چند آنسو"

والے مضمون پر محترم مفتی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رائے

یادِ حسینؓ میں چند آنسو کے متعلق رائے ارسال خدمت ہے۔ جو امور خط میں لکھے ہیں۔ ان میں سے بعض تو ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ وہ کچھ کتابت کی غلطی سے مضمون غلط بن گیا۔ مثلاً یہ فقرہ کہ "آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد خلافت کے آپ صحیح جانشین تھے۔" یہ یقیناً کتابت کی غلطی ہے۔ میں سارے فقرے کو لکھتا ہوں۔

"کربلا کے تمام واقعات الم انگیز کا بیان کرنا میرے لئے مشکل امر ہے۔ اور یہ درد دکھ کی بسیط کہانی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ مگر میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ امام حسینؓ نے بیعت کیوں نہ کی (یزید کی) اور اس میں کیا راز تھا۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد خلافت کے آپ صحیح جانشین تھے۔ اور خلفاء اسلامیہ کا وجود اسلامی تبلیغ کے لئے ایک نمونہ تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ لوگ خلفائے محمدیہ کی پارسائی۔ خدا ترسی عبادت گذاری۔ سادہ روی کو دیکھ کر اسلام کے برحق ہونے کے قائل ہو جاتے تھے۔ چونکہ خلیفہ اپنے مقتدا کا صحیح نمائندہ سمجھا جاتا تھا۔...... بانیٔ اسلام کی صداقت دلوں میں بیٹھ جاتی تھی۔ بفرض محال اگر یزید کو حضرت امام حسین خلیفہ برحق تسلیم کر لیتے۔ تو غیر مسلم اقوام میں...... اسلام کا قبول کرنا نہایت ناممکن تھا۔"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مضمون نگار خلفائے اسلامیہ کی تعریف کرتا ہے۔ ان کو خلیفہ برحق سمجھتا ہے۔ ہاں یزید کو ان کے نمونہ پر نہ چلنے والا سمجھتے ہوئے امام حسینؓ کی بیعت نہ کرنے کو حق بجانب بیان کرتا ہے۔ پس اس مضمون کے ساتھ نبی کریم صلعم کی وفات کے بعد امام حسینؓ کا صحیح جانشین ہونے کا کوئی جوڑ ہی نہیں۔ یہاں اگر جوڑ ہو سکتا ہے۔ تو امیر معاویہ کی وفات کے بعد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ امیر معاویہ کی مخالفت انہوں نے نہیں کی۔ مگر یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔ پس یہاں یا تو امیر معاویہ کی وفات کے بعد خلافت کے آپ صحیح جانشین تھے۔ یا اس سے اور آگے جائیں۔ یا یوں سمجھ لیں۔ کہ امیر معاویہ کی بھی بیعت انہوں نے نہ کی تھی۔ گو یہ صحیح نہ ہو۔ تو پھر یوں ہونا چاہیئے۔ کہ امام حسن کی وفات کے بعد خلافت کے آپ صحیح جانشین تھے۔ لیکن کاتب یا خود مضمون نگار کے سہوِ قلم سے بجائے امیر معاویہ یا امام حسن کے لفظ کے "آنحضرت صلعم" کا لفظ لکھا گیا ہے۔ جس کے معنے یہ بن گئے۔ کہ خلفائے راشدین حق خلافت نہیں رکھتے تھے۔ اور ان کی جگہ امام حسین ہی مستحق خلافت تھے۔ اور یہ مضمون یقیناً غلط اور یقیناً ہی مضمون نگار کے منشاء کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اسکی عبارت مندرجہ بالا سے صاف واضح ہے۔

لیکن کچھ باتیں بلکہ بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جو جماعت کی موجودہ تحقیق کے خلاف ہیں۔ جیسے کہ حضرت عثمان رضؓ کا قتل کہ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مستقل مضمون ہے۔ اسی طرح امیر معاویہ کے متعلق بھی بعض باتیں خلاف تحقیق لکھی گئی ہیں۔ ہاں حضرت صاحبؑ کا یہی فیصلہ ہے۔ کہ حضرت علی کے مقابلہ میں وہ غلطی پر تھے۔ حضرت صاحبؑ نے صاف لکھا ہے۔ کہ "انہ بغٰی وطغٰی" لیکن جب حضرت حسن رضؓ نے خود خلافت کو نہ امیر معاویہ کی چکنی چپڑی باتوں سے جیسے کہ مضمون نگار کہتا ہے۔ بلکہ اس حدیث کی بناء پر کہ نبی کریم صلعم نے فتنوں کے پیدا ہونے اور جلد پیدا ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ خلافت راشدہ میرے بعد تیس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد سلطنت اور امارت ہو گی۔ اور ظالم بادشاہ شروع ہو جائیں گے۔ اور نیز نبی کریم صلعم نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ میرے اس بیٹے کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو فرقوں کے درمیان صلح ہو جائے گی۔" تو اس میں بھی شک نہیں۔ کہ حضرت علی رضؓ اور امیر معاویہ کی جنگوں کی وجہ سے دونوں گروہوں میں اختلاف تو چلا جاتا تھا۔ تو حضرت حسن نے اس اختلاف کو مٹانے کے واسطے خلافت کو چھوڑ دیا۔ (گو میرے نزدیک میرے عظیم الشان دادا کی پہلی غلطی تھی۔ کیونکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور پھر معزول بھی خدا ہی کر سکتا ہے۔ رسول کے فیصلہ کے بعد بھی مومنوں کو اس کے خلاف کرنے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ خدا کے فیصلہ کے بعد کسی کو اختیار ہو) تو اس کے بعد پھر ہم ان کو باغی یا برا نہیں کہہ سکتے۔ باقی رہا ادب کا لحاظ تو نبی کریم صلعم کے دونوں طرف ارشاد موجود ہیں۔ اہلبیت کی تذلیل کو بھی نہایت خطرناک بتایا ہے۔ اور اپنے صحابہ رضؓ کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ اللہ ۔ اللہ فی اصحابی۔ کہ میرے **اصحاب کے بارہ میں خدا سے ڈرو**

میرے خیال میں مضمون کی صحت اور درستی سے قطع نظر کرتے ہوئے ایسے مضامین کی طرف توجہ دلانا اس بجھے ہوئے فتنے کو پھر ہوا دینی ہوتی ہے۔ مسلمان پہلے ان جھگڑوں میں پڑے۔ کچھ خارجی بنے۔ کچھ شیعہ بنے۔ اور آئندہ بھی ایسی باتوں کو جب بھی شروع کریں گے۔ تو انسانی جذبات ان کو کسی نہ کسی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔ اور بہت ہی تھوڑے لوگ نکلیں گے۔ جو جذبات سے علیحدہ ہو کر متوسط راستے پر گامزن رہیں گے۔ اس لئے ایسے مضامین کو اخباروں میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ اگر ایسے مضامین لکھنے بھی ہوں۔ تو پھر یہ امام کا کام ہوتا ہے۔ یا جس کو وہ حکم دیں۔ (محمد سرور شاہ مفتی سلسلہ احمدیہ)

(۲)

ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے استصواب پر ایک مولوی فاضل مبلغ سلسلہ کی رائے

اخبار فاروق مورخہ ۲۸ فروری ۳۹ء نمبر ۸ میں "یادِ حسین میں چند آنسو" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا۔ وہ قابل اعتراض ہے۔ اور میرے نزدیک اس میں بعض ایسی باتیں موجود ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ کی روایات کے مطابق نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ہیں۔

(۱) اس مضمون میں حضرت معاویہ کے متعلق بہت سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً لکھا ہے۔ معاویہ کا مقصد یہی تھا۔ کہ لوگوں کو مذہبی رجحان سے قومی توجہ پر مرکوز کیا جائے۔ اور حضرت عثمان چونکہ بنی امیہ تھے۔ اسلئے بنی ہاشم نے سازش سے انہیں قتل کر دیا ہے۔ ص۳۔ ایسا ہی لکھا ہے:۔ کہ "جب موت یاد آئی۔ تو سب اپنی غلطیاں سامنے آگئیں۔ اچھا خدا فیصلہ کرے گا۔ کہ دل میں کیا تھا۔ اور زبان پر کیا تھا"۔ ص۴۔ گویا اس میں منافقت کا الزام لگایا گیا ہے۔ "امیر معاویہ کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر خلافت سے دست برداری دیدی" ص۴

(۲) امیر معاویہ کی امارت کو بھی خلافت سے تعبیر کیا ہے۔ حالانکہ اس کا نام خلافت رکھنا ہی نہیں چاہیئے۔ ص۳۔

(۳) آنحضرت صلعم کے بعد امام حسین کو صحیح خلافت کا جانشین لکھا ہے۔

(۴) ایک عبارت بہت ہی قابل اعتراض معلوم ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔ جو یہ ہے "ایک اعتراض بعض ناتربیت یافتہ لوگوں کے منہ سے سنا گیا ہے۔ کہ آپ (امام حسین) اپنے جہاد میں کامیاب نہ ہوئے۔ مگر یزید کامیاب ہو گیا۔ میں کہتا ہوں۔ یہ اہلبیت نبوی کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی ہے۔" ص۵

یہ اعتراض تو غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا کرتے ہیں۔ کہ حضور نے ایک جگہ اس قسم کی مفہوم رکھنے والی تحریر رقم فرمائی ہے۔ گو اس میں غیر احمدی مغالطہ آمیز رنگ اختیار کرتے ہیں۔ اور اصل عبارت کو برے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ مگر اعتراض وہ ایسا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک اس عبارت کو درج نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ فقط والسلام خاکسار ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل۔

مضمون نگار فاروق کی معذرت

مکرمی سید عنایت حسن شاہ صاحب نے اپنے

مضمون کے متعلق جو معذرت نامہ ارسال کیا ہے۔ مجھے ان سے اسی اخلاص کی توقع تھی۔ میں اسکو ان کی حسب ہدایت ذیل میں نقل کر دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اور میری معذرت کو قبول فرمائے آمین

شاہ صاحب بالفاظ ذیل معذرت کرتے ہیں۔ کہ " اخبار فاروق مورخہ ۲۸ ؍ فروری ۱۹۳۹ء نمبر ۸ کے صفحہ ۳ پر جو مضمون میری طرف سے بعنوان " یادِ حسین میں چند آنسو " شائع ہوا تھا۔ آج اس کے متعلق مورخہ ۲۸ ؍ مئی ۳۹ء کے پرچہ میں ایک نوٹ پڑھا۔ جو کہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی طرف سے ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے ذریعہ شائع ہوا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مضمون کے بعض حصص یا سارے کا سارا روایات سلسلہ احمدیہ کے خلاف ہے۔ میں نہایت ندامت سے اس کے لئے بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں معذرت پیش کرتا ہوں۔ کہ جس جس جگہ کوئی فقرہ سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے خلاف لکھا ہوا ہے۔ اسکو کاٹا ہوا سمجھیں۔ اور جناب ایڈیٹر صاحب فاروق سے بھی جن کو میرے ذریعہ سے تکلیف پہنچی ہے۔ یا قدرے ان کے اخبار کو جوابدہ ہونا پڑا ہے۔ معافی کا خواستگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روایات سلسلہ کے خلاف قدم اٹھانے کی توفیق نہ دے۔ اور اگر ہمارے عدم علم کی وجہ سے کوئی کلمہ یا فقرہ سہواً نکل جائے۔ تو پھر ہمیں سلسلہ کی عائد کردہ تنبیہوں کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں صلاحیت کا موقعہ دے۔ اللہ تعالیٰ بھی مجھے معاف فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار سید عنایت حسن شاہ)

"ھما اور اس کا ظل"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ہی مشہور و معروف بات ہے۔ کہ "ھما" ایک پرندہ ہے۔ اور اس کا سایہ اور ظل بھی ہے۔ اور یہ بات بھی اس پرندے کی طرح زبان زد خلائق و شہرۂ آفاق ہے۔ کہ جس پر اس کا سایہ پڑ جائے۔ وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ یہ ایک پرانی بات ہے۔ جو کہ سینہ بسینہ چلی آئی۔ ورنہ نہ کسی نے وہ پرندہ دیکھا۔ اور نہ اس کا ظل۔ کیونکہ اس کا قیام زیادہ تر پہاڑ میں بتایا جاتا ہے۔ اور آج کل اگر کوئی دیکھ بھی لے۔ تو پہچان نہیں سکتا تھا۔ کہ آیا یہ "ہما" ہے یا کوئی اور پرندہ۔ غرضیکہ نہایت قدیمی چیز ہے۔ جس کا نہ کسی نے تجربہ کیا۔ اور نہ کسی کو علم ہے۔ کہ یہ کیا معمہ ہے۔ اور اس چیستان میں کونسا ستر مخفی ہے۔ اگر کسی نے زیادہ زور دے کر حقیقت معلوم کرنی چاہی۔ تو کہہ دیا۔ کہ پہاڑوں میں رہنے والا ایک پرندہ ہے۔ جسکی خوبی یہ ہے۔ کہ خواہ کسی حیثیت کا آدمی ہو۔ امیر و غریب۔ آقا و غلام اس کا سایہ پڑنے سے بادشاہ ہو جاتا ہے۔ اور بس

موجودہ زمانے

کے لوگ یا بالفاظ دیگر نئی روشنی کے دلدادے تو شاید ایک مجنون کی بڑ سے اسکو زیادہ وقعت نہ دیں۔ اور پرانے لوگوں کی ہنسی اڑائیں۔ کہ کیا عجیب بات بیان کر دی۔ جس کی شاید نہ ان کو سمجھ تھی۔ اور نہ ہم کو سمجھ آئی۔ اور نہ ہی کسی عقلمند کے دماغ میں ایسی بات سمائی۔ اگر کوئی ایسی ایسی باتیں کر کے پرانی ہڈیوں کی تحقیر کرے۔ تو وہ مجبور ہے۔ اور عاقل کو اس کی جلد بازی پر افسوس میرے نزدیک یہ بالکل درست اور ٹھیک بات ہے۔ کہ

"ھما" ہے اور یقیناً ہے

اور اس کا سایہ بھی ہے۔ اور ضرور بضرور ہے۔ اور اس بات میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ اس کا سایہ پڑ جانے سے بادشاہت قطعی طور پر مل جاتی ہے۔ اور اسکی قیام گاہ بلاشک پہاڑوں کی غاروں اور ان کی فلک بوس چوٹیوں میں ہے۔ لیکن قوی اور لابنفک شرط یہ ہے۔ کہ اس کا حقیقی و اصلی سایہ پڑ جائے۔ تو پھر خواہ کسی حیثیت کا انسان ہو۔ بلاریب شاہی تاج اس کے سر کو مزین کرتا ہے۔ سو وہ "ھما" جس کو پرندہ کہا جاتا ہے۔ یا بالفاظِ دیگر وہ پرندہ جس کو "ھما" کہا جاتا ہے۔ اسکی اصلیت اور حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ

ایک معنوی اشارہ

ہے۔ جس کا مشارٌ الیہ روحانی عالم اور صوفیاء کرام بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور وہ اسکی کنہ پر خوب وسعت سے روشنی ڈال سکتے ہیں۔

یہ ایک کھلی ہوئی اور بین بات ہے۔ کہ روحانی علماء جن کے تفکر کا پرندہ اور جن کے خیال کا باز ہمیشہ بالائی فضاء میں رہتا ہے۔ ان کو اصطلاح صوفیاء میں طائر کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ہر وقت کا انہماک اور انتھک الٰہی جستجو ان کو زمین کی طرف نظر کرنے سے مانع ہوتی ہے۔ گویا کہ وہ بالائی سطح کے مالک ہیں۔ اسی طرح وہ بات جس کی حقیقت و اصلیت کسی حد تک یا تمام کی تمام پردۂ غیب میں ہو۔ اور ذہن انسانی آسانی سے اسکو سمجھنے سے عاجز ہو۔ اسکو بھی طائر سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ھما بھی الٰہی طیور میں سے ایک طائر ہے۔ جس کی تفسیر پردۂ غیب میں ہے۔ اور یہ بھی کوئی الٰہی راز ہے۔ جسکی پوری پوری حقیقت اللہ والے ہی بیان کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں وہ پہاڑوں میں رہنے والا

"ھما" اور اس کا ظل"

بتاتا ہوں وباللہ التوفیق۔

جب ہم احادیث نبوی صلعم کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ تو متعدد مقام پر لگاتار بغیر تغیر و تبدل کے ایک بات التزام کے ساتھ دیکھنے میں آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ نبی صلعم نے جب کبھی بھی صحابہ کرام سے کوئی سوال کیا۔ یا کوئی بات پوچھی۔ مثلاً آج کونسا دن ہے۔ یا یہ کونسا مہینہ ہے۔ یا اس طرح کا اور کوئی سوال۔ تو صحابہ کرام رضؓ نے باوجود علم رکھتے ہوئے یک زبان ہو کر یہی جواب دیا۔ " اللہ و رسولہ اعلم " یعنی اللہ اور اس کا رسول بہت بہتر جانتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی التزام کے ساتھ یہی بات مشاہدے میں آئی ہے۔ مثلاً والذین یؤمنون باللہ و رسولہٖ۔ والذین اٰمنوا باللہِ و رسولہ۔ کہ وہ لوگ جو کہ اللہ اور رسول پر ایمان لائے۔ گویا اللہ اور رسول دو وجود ہیں۔ جن کو عربی میں تثنیہ کہا جاتا ہے۔ اور تثنیہ کے لئے عربوں میں

"ھما" کا لفظ

مقرر کیا ہے۔ اور یہ مسلم امر ہے۔ کہ جو چیزیں عام ہو جائیں۔ یا مفہوم ہوں۔ ان کے بتانے کے لئے ان کا نام نہیں لیتے۔ بلکہ صرف اشارہ ہی کافی سمجھتے ہیں۔ جس طرح کہ اردو میں بھی عام طور پر مفہوم چیز کو " وہ " کہہ کر سمجھا دیتے ہیں۔ اسی طرح کا اشارہ "ھما" بھی ہے۔ جس سے مراد اللہ اور رسول ہیں۔ اور یہی وہ پرندہ ہے۔ جس کا سایہ پڑ جانے سے یا جس کے سائے تلے آجانے سے بادشاہت مل جاتی ہے۔ اب رہا اس کا "ظل" سو موجودہ زمانے کے مرسل و مامور اور جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اس راز کو بھی فاش کر کے اس چیستان کو بھی حل کر دیا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:- ؎

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ظلِّ "ھما" یہی ہے

یعنی ظل "ھما" " اللہ اور رسول" کا "ظل"

" دین اسلام "

ہے۔ جو کہ نبی الثقلین اور امام القبلتین کا لایا ہوا مذہب و شریعت ہے۔ جس کے حق میں ہے۔ " ان الدین عند اللہ الاسلام " یعنی اللہ تبارک تعالیٰ کے نزدیک تو صرف اور صرف دین اسلام ہی مقبول ہے۔ پس جو بھی اس کے بتائے ہوئے قانون پر سچے دل و خلوص نیت سے عامل ہوگا۔ وہ یقیناً بادشاہ ہو جائے گا۔ کیا تاریخ اسلام سے اسلام کے حامیوں کی بادشاہت ثابت ہے یا نہیں؟ حضرت بلال حبشی رضؓ کو جن پر اللہ اور رسول " ھما " کا " ظل " اسلام پڑ گیا تھا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ وقت ہمارا سردار کہکر پکارا کرتے تھے۔

اور اس " ھما " کی قیام گاہ پہاڑ ہیں۔ دیکھو حضرت موسیٰ عؑ نے " طور " پر سے اور حضرت عیسیٰ نے " پہاڑی والا وعظ " سے اور نبی کریم صلعم نے غار حرا سے اپنے دین کی اشاعت کی۔ اور خوب پھیلایا۔ حتیٰ کہ اس میں اپنی جان مال تن من صرف کر دیا۔ بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت ہے۔ جیسا کہ ص۴

(بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ہذا کے کالم اول کے نیچے)

ص۴ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے " آسمانی بادشاہی " کہا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ سے بھی بادشاہت کے متعلق سوال کیا تھا۔ جو کہ ان کی آمد کی لاینفک علامت تھی۔ تو انہوں نے بھی بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت بتائی تھی۔ جس پر سب یہود ناراض ہو گئے تھے۔ اور ان کے برخلاف پروپیگنڈا کرنے لگے۔ ورنہ پہلے بہت سے لوگ ظاہری بادشاہت کے لالچ میں ان کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ سو خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ " ھما " سے مراد اللہ و رسول ہیں۔ اس کا " ظل " دین اسلام ہے۔ بادشاہت آسمانی بادشاہت ہے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار ڈاکٹر محمد دین مولوی فاضل از ردھم مجاہد تحریک جدید۔ نامہ نگار فاروق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاقہ چین کی چٹھی

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار کی طرف سے)

حسب ہدایت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ تحریک جدید کے مجاہدین بیرون ہند کے نام جو چٹھیاں خاص مضامین لکھنے کے متعلق ناظم صاحب مشن ہائے تحریک جدید نے ارسال کی تھیں۔ ان کی تعمیل میں یہ پہلا مضمون موصول ہوا ہے۔ جو انشاء اللہ ناظرین فاروق کے لئے نہایت دلچسپ۔ اور نئے حالات کے جاننے کا مفید ذریعہ ثابت ہوگا۔ (ایڈیٹر)

چین کی تجارت کے متعلق کچھ

چین ایک وسیع۔ زرخیز اور تجارتی ملک ہے۔ جس طرح ہندوستان مدت سے غیر ممالک کے لوگوں کے لئے آماجگاہ ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح چین بھی غیر ملکی تاجروں کے لئے گذشتہ چار صدیوں سے نہایت سود مند میدان ثابت ہوا ہے۔ اہلِ یورپ میں سے سب سے پہلے پرتگیز قوم نے چین کے ساتھ تجارتی ربط ضبط پیدا کیا۔ سنہ ۱۵۱۶ء میں یہ بہادر قوم اس ملک میں تجارتی اغراض کے حصول کے لئے آئی۔ سنہ ۱۵۱۶ء سے لے کر سنہ ۱۵۵۷ء تک ان کا تجارتی مرکز کنٹن (جنوبی چین کا دارالخلافہ اور چین کے شہروں میں سے دوسرے نمبر کا شہر) رہا۔ سنہ ۱۵۵۸ء میں انہوں نے ہانگ کانگ کے شمال مغرب میں ۴۵ میل کے فاصلہ پر مسکو نامی ایک شہر آباد کیا۔ جو آج تک ان کے قبضے میں ہے۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک یہی ان کا تجارتی مرکز ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی ایسٹ انڈیا کمپنی نے بھی چین کے ساتھ سنہ ء میں تجارت شروع کی۔ باوجود شدید مشکلات مخالفت اور مقابلہ کے کمپنی مذکور کی تجارت کامیاب رہی۔ بلکہ پرتگیزوں کی تجارت کو بالکل مات کر دیا۔ ہانگ کانگ جیسی شاندار تجارتی منڈی اور بندرگاہ کا ظہور ایسٹ انڈیا کمپنی کے کارناموں کا ایک اہم ترین باب ہے۔ جس پر انشاء اللہ کسی آئندہ قسط میں روشنی ڈالی جائے گی۔

چین میں ویسے تو بہت سی اشیا پیدا ہوتی ہیں۔ جو خود چینیوں کی ضروریات زندگی میں کام آتی ہیں۔ لیکن غیر ممالک میں صرف مندرجہ ذیل جاتی ہیں:-

کچا سلک۔ سبزی و پھل وغیرہ۔ کچا لوہا۔ کوئلہ۔ انڈے۔ کھانڈ۔ اون۔ روئی۔ چائے۔ کاغذ۔ غیر ممالک سے چین میں مشینری۔ ادویات۔ اون اور روئی سے ساختہ سامان جلانے کی لکڑی۔ تمباکو۔ چاول۔ آٹا۔ دیاسلائی وغیرہ اشیاء آتی ہیں۔

چین کی چھیالیس بندرگاہوں کے ذریعہ غیر ممالک کے ساتھ تجارت ہو سکتی۔ ہوتی رہی۔ اور بعض کے ذریعہ اب بھی ہوتی ہے۔ آج کل تو چین اور جاپان کے درمیان جنگ کی وجہ سے تجارت کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔ لیکن جنگ شروع ہونے سے پیشتر چینی گورنمنٹ تجارت کو فروغ دینے اور اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مدت دراز سے غیر ملکی تجارتی فرمیں بغیر ادائیگی ٹیکس چین میں تجارت کرتی چلی آئی ہیں۔ چند سال پیشتر اسی ضمن میں چینی گورنمنٹ نے بعض قوانین رائج کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ کہ آئندہ غیر ملکی تاجروں کو انہیں قوانین اور پابندیوں کے ماتحت تجارت کرنے کی اجازت ہوگی۔ جن کے ماتحت چینی تاجر تجارت کرتے ہیں۔ اور وجہ یہ بتائی تھی۔ کہ ہمارے چینی تاجر غیر ممالک میں ان ممالک کے قوانین اور پابندیوں کے ماتحت تجارت کرتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ غیر ملکی تاجر ہمارے ملک کے مجوزہ قوانین کا احترام کرنے سے احتراز کریں۔

تجارت سے متعلق دو خرابیاں چین میں مدت سے رائج ہیں۔ جو اسکی تباہی اور زبون حالی کا باعث ہوئی ہیں۔

اول۔ چین کے بڑے بڑے شہروں میں غیر ملکی حکومتوں نے اپنے اغراض و مقاصد کے لئے علیحدہ رقبے حاصل کرائے ہوئے ہیں۔ جنہیں Concessions یا Settlements کہتے ہیں۔ ان رقبوں میں چینی لوگوں کو رہائش رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ علاقے چینی تجارت بلکہ خود چینی قوم کی تباہی و بربادی کا باعث ہوئے ہیں۔ جس ملک کا ممالک کے ماتحت یہ رقبہ ہوگا۔ انہی کا قانون بھی وہاں اپنا رائج ہوگا۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ ایک ہی شہر میں دو حکومتوں کے قوانین رائج ہیں۔ چینی قوم کو اب یہ احساس و علم ہو چکا تھا۔ کہ اکثر یہ علاقے سیاسی کارکنوں اور مجرموں کے لئے پناہ گزیں ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ہوتے ہیں۔

دوم:۔ غیر ممالک کے تجارتی جہاز تجارتی اغراض کے ماتحت بغیر کسی پابندی اور ادائیگی ٹیکس کے چین کے ساحل پر اور دریاؤں میں (چین کے دریاؤں میں کافی بڑے بڑے جہاز آجا سکتے ہیں) آتے جاتے رہے ہیں۔ دنیا میں کوئی اور ملک غیر ملکی جہازوں کو بغیر وصولی ٹیکس وغیرہ تجارت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

مذکورہ دونوں امور کے نتیجہ میں چین کی اکثر تجارت اور کسٹمز وغیرہ غیر ممالک کے ہاتھ میں ہیں۔ اور خود اہل چین کے لئے ترقی کرنے کا کوئی سکوپ نہیں۔ جاپان کا چین پر موجودہ حملہ بھی اسی لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ کہ اگر چین میں غیر ملکی Investment کی ترقی کی رفتار یہی رہی۔ تو بہت جلد حصے بخرے ہو کر دوسری حکومتوں کے قبضے میں چلا جائے گا۔ اور چین جیسے وسیع زرخیز اور تجارتی ملک کا دوسرے ممالک کے ہاتھ میں چلا جانا خود ملک جاپان کے لئے خطرہ سے خالی نہیں۔

چین کی مذہبی حالت کے متعلق کچھ

چین میں نام کو تو کئی مذاہب پائے جاتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً لامذہبی۔ الحاد اور دہریت کا دَور دورہ ہے۔ ویسے بدھ ازم۔ کنفیوشش ازم۔ عیسائیت۔ اور اسلام کے پیرو پائے جاتے ہیں۔ اکثر آبادی بدھ مت کی پیرو ہے۔ لیکن قطعاً مذہب اور مذہب کی روح سے ناواقف۔ بُت پرستی۔ آگ پرستی۔ اور اوہام پرستی ان لوگوں میں عام ہے۔ جن اور بھوت کے بہت سختی کے ساتھ قائل ہیں۔ بلکہ ان سے سخت خوف زدہ بھی رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ بالکل لامذہب لوگ بھی ملتے ہیں۔ ان میں سے بعض برائے نام خدا کے قائل اور بعض دہریہ ہیں۔

عیسائی مشنریوں نے نہایت وسیع پیمانہ پر کام شروع کر رکھا ہے۔ یہ لوگ ہسپتال۔ سکول وغیرہ کھول لیتے ہیں۔ اور یہی ان کا طریق تبلیغ ہے۔ تعداد بڑھانے میں بے شک ان کو کامیابی بھی ہوئی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جو چینی لوگ عموماً نوجوان طالب علم عیسائیت میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ بالکل اس طرح ہوتے ہیں۔ جیسے کسی کلب کا ممبر بننا۔ وہ عیسائیت کے متعلق قطعاً کوئی واقفیت نہیں رکھتے۔ بلکہ جب ان کو یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ عیسائی تین خدا اور پھر ۱+۱+۱=۱ مانتے ہیں۔ نیز عیسےٰ کو زندہ آسمان پر مانتے ہیں۔ اور کہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ وہ فوراً کہہ دیتے ہیں۔ نہیں ہمیں تو یہ نہیں بتایا گیا۔ مجھے اس قسم کی گفتگو کرنے کے بارہا مواقع ملے ہیں۔ اور میرا یہ اثر ہے۔ کہ یہاں اگر منظم طور پر عیسائیت کے عقائد باطلہ کے خلاف وسیع پیمانہ پر جہاد کیا جاوے۔ اور اسلام کی پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیم عیسائیت کے تمام مشرکانہ عقائد پر غالب کر کے دکھائی جاوے۔ تو یہی لوگ بہت جلد اسلام قبول کر لیتے۔ اس کے لئے ابتداءً زبردست اخباری و اشتہاری پراپیگنڈا کی ضرورت ہوگی۔ اور اخراجات کی بھی۔ ہاں میں چینی نوجوانوں کا ذکر کر رہا تھا۔ انہوں نے جو عیسائیت میں داخل ہونے کے بعد اپنے اندر یہ تغیر پیدا کیا ہے۔ کہ انہوں نے اہل یورپ کی طرح ناچ (Dancing) گانا اور دیگر قسم کی لغویات اور فضولیات کو اختیار کر لیا ہے۔ عورتوں میں بھی یہی روح ہے۔ اور ساحل سمندر کے لوگ جو یورپین اقوام کے حالات و عادات دیکھتے رہتے ہیں۔ وہ تو بالکل مغربیت زدہ ہیں۔ پرانی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چینی قوم نہایت باحیا ہوتی تھی۔ اور خصوصاً عورتوں میں یہ صفت نمایاں تھی۔ اگر یہ درست ہے۔ تو آج کا نقشہ اس کے بالکل الٹ ہے۔ غرض چین میں عیسائیت کا آنا نوجوان طبقہ کے لئے سخت مضر ثابت ہوا ہے۔ اہلِ یورپ کی کوئی اچھی بات تو انہوں نے اپنے اندر پیدا نہیں کی۔ ہاں ناچ گانا۔ بیحیائی اور اپنی زبان سے نفرت کرنا سیکھ لیا ہے۔ جو چینی نوجوان پڑھا لکھا ہو۔ وہ اپنی زبان میں گفتگو کرنا اپنی شان کے شایاں نہیں سمجھتا۔ مختصر یہ کہ وہی نوجوان جن سے قوم کی امیدیں اور ملک کا مستقبل وابستہ ہے۔ وہ موم کی گڑیا بن کر رہ گئے ہیں۔ بہ انعام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ جو عیسائیت اختیار کرنے کے بعد انہیں ملا۔ اور اس کا کسی حد تک معقول اور سمجھدار طبقہ کو احساس بھی ہے۔

اسلام اس ملک میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے جلدی ہی بعد پہنچا۔ بعض پرانی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۶۵۱ء میں ایک صحابی کنٹن میں تشریف لائے۔ چنانچہ ان کا مقبرہ بھی کنٹن میں موجود ہے۔ شمالی چین میں ۷۵۵ء میں ترک یا ایرانی مسلمانوں کی ایک فوج کسی مہم پر آئی۔ جو چین میں ہی آباد ہو گئی۔ چنانچہ جنوبی چین میں مذکورہ صحابی بزرگ اور شمالی چین میں ایرانی یا ترکی مسلمانوں کے ذریعہ اسلام پھیلا۔ اہلِ چین پر اسلامی تہذیب اسلامی تمدن۔ اسلامی اخلاق۔ اسلامی لباس سے بھی اثر کافی ہوا۔ لباس آج تک بھی اہل چین کا عربی لباس سے بالکل مشابہ ہے۔ باقی امور میں اگرچہ تبدیلی ہو چکی ہے۔ لیکن پرانی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شادی تعلیم۔ والدین کا ادب وغیرہ امور کسی وقت اسلامی تعلیم کے مطابق رہے ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد اس ملک میں پانچ کروڑ ہے۔ اور تمام چین میں بڑی بڑی مسجدوں کی تعداد ساڑھے چار ہزار مسلمانوں کی ابتدائی شان و شوکت کا مندرجہ ذیل حوالہ سے احباب اندازہ فرمالیں۔

" یہ لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پیرو ہیں۔ بتوں کی عبادت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سور کے گوشت سے بھی انہیں نفرت اور حقارت ہے (چین میں سب سے زیادہ گوشت سور کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ اسحٰق) اپنے دوسرے رسم و رواج اور تمدن میں بھی چینی قوم سے علیحدہ ہیں۔ مقام تعجب ہے۔ کہ اس اسلامی گروپ کو سینکڑوں سال ایک ساتھ رہنے کے باوجود چینی قوم اپنے اندر مدغم نہیں کر سکی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ غالباً ان لوگوں کی اپنے مذہب سے انتہائی محبت اور اخلاص ہے۔ نیز ابتداءً ایک دفعہ تو انہوں نے چینی عورتوں کے ساتھ شادیاں کر لیں۔ لیکن بعدہٗ آپس میں ہی رشتہ داریاں کرتے رہے۔ چنانچہ آج تک ان لوگوں کی شکل و شباہت چینی لوگوں سے مختلف ہے۔" (چین کا نیا جغرافیہ صد ۹۲)

لیکن نہایت قلق اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اب مسلمانوں کی حالت نہایت ہی ناگفتہ بہی ہے۔ اور تو اور خود مولوی لوگ تک شریعت اسلامیہ پر کاربند نہیں۔ مجھے ذاتی طور پر جنوبی چین کی بعض مساجد کے اماموں سے واقفیت ہے۔ ان میں سے بعض نے میرے پاس آکر قیام بھی کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو ہدایت نصیب کرے۔

یہاں مجھے ضمناً یہ بھی عرض کرنا ہے۔ کہ بعض لوگ اور خصوصاً ایک یزیدی صفت گروپ کے بعض ممبران محض بغض اور عداوت نیز اپنے لایعنی دعاوی کی توضیح کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی تبلیغ سوائے ہندوستان کے کہیں بھی نہیں پہنچی۔ لیکن میں انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی تبلیغ چاردانگ عالم میں پہنچانے کے دشمنانِ سلسلہ عالیہ کے ذریعہ بھی سامان مہیا فرما دیئے۔ چین میں حضور پر نور کے دعاوی بھی ابتداءً دشمنوں کے ذریعہ سے ہی پہنچے۔ چنانچہ عربی میں بعض کتب مولوی لوگوں نے ہمیں دکھائیں۔ جو مصر سے ان لوگوں کو یہاں پہنچی ہیں۔ اور جن میں حضور کے دعاوی بیان کرنے کے بعد مخالفت کی گئی ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے اور عاشق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغ پہنچانے کے خود دشمنوں کے ذریعہ ہی اسباب پیدا فرما دیئے۔ (باقی)

احقر العباد۔ طالب دعا۔ خادم محمد اسحاق

رپورٹ تبلیغ مشن ہائے تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند

جاپان مشن

حافظ عبد الغفور صاحب اپنی ڈائری ۱۵ تا ۲۸ اپریل میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں راجہ مہندر پرتاب کا لیکچر "انڈیا کو لڑائی کی صورت میں کیا کرنا ہوگا۔" سنا۔ نیز مسٹر کما تسو بارا نے تعدد ازدواج کے بارے میں کچھ اعتراضات کئے۔ ان کے جواب دیئے اور رسول کریم صلعم کی آمد کے متعلق بائیبل میں پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا۔ اگر وہ پیشگوئیاں درست ہوں۔ تو پھر کوئی جھگڑا باقی نہیں رہتا۔ مسٹر ہوندا "current" نامی ایک میگزین لائے۔ اور خواہش کی۔ کہ ایک مضمون احمدیت کے متعلق اس میں شائع کیا جاوے۔ جس میں عیسائیت کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ اور احمدیہ جماعت کا کانگرس سے کیا تعلق ہے۔ ایک بدھسٹ پریسٹ سے بھی ملاقات ہوئی۔

مسٹر توکوناگا سے انڈیا کی آزادی کے متعلق دو گھنٹے گفتگو ہوتی رہی۔ آپ مذہب سے بالکل دلچسپی نہیں رکھتے۔ راجہ مہندر پرتاب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے احمدیت کی ابتداء تعداد اور یہاں کے مشن ہا کے متعلق متعدد سوالات کئے۔

بونس آئرس مشن

مولوی رمضان علی صاحب ۱۴ تا ۱۷ مئی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں نوے اشخاص سے ملاقات کی۔ اور پوسٹل کانگرس کے ہندوستانی ممبروں نے اندرون ملک جانا تھا۔ ان کو ضروری امداد بہم پہنچائی گئی۔ نیز ان سے وقتاً فوقتاً سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اور انہیں بعض ضروری جگہوں کی سیر کرائی گئی۔ اور سن رائز دیا۔ اور ان کی ایک دعوت میں بھی شریک ہوا۔ اس عرصہ میں دو بار ہفتہ واری اجلاس ہوا۔ ایک اجلاس میں احمدیوں کی تربیت کے متعلق مسائل سمجھائے اور دوسرے میں لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ ایک مشہور عرب انجمن میں ایک مشہور شامی شاعر اور ادیب میاں محمد علی الحومانی سے اور دیگر چالیس اشخاص سے تعارف ہوا۔

اخبار "اسلام" میں مضمون دیا۔ اور البشریٰ کا چندہ وصول کرتا رہا۔ اور بہت سے خریدار بنائے۔ یہاں کی حکومت نے تمام انجمنوں کے لئے بعض نئے قوانین نافذ کئے ہیں۔ اس لئے ضروری احوال سے وزیر خارجہ کو آگاہ کیا۔ ہر ایک احمدی دوست کی عیادت کی۔ اور تربیت جماعت کی طرف بھی خاص توجہ رہی۔

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز ڈائری ۷ تا ۲۳ مئی میں تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کئی بار غیر احمدیوں کے گداگر مولوی سے مختلف جگہ لوگوں میں نہایت کامیاب گفتگو ہوتی رہی۔ ایک شادی کے موقع پر تمام مجمع میں خوب تبلیغ کی گئی۔ ایک احمدی دوست کی لڑکی معمولی بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ جس کی تجہیز اور تکفین کی گئی۔ اور ضروری خدمت کی گئی۔ اس عرصہ میں جعفر اور شیخ عمر زیر تبلیغ دوست انجمن میں آتے رہے۔ اور ان کو بعض کتب کے علاوہ زبانی مسائل سمجھائے جاتے رہے۔

ہانگ کانگ مشن

چودھری محمد اسحاق صاحب نے چین کے حالات[1] مختلف ہیڈنگ کے ماتحت لکھ کر ایک مضمون روانہ کیا ہے۔ نیز ایک اشتہار "قبر مسیح کشمیر میں" انگریزی میں دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ نیز The Divine Bugle Ahmediat the true Islam. ۲۰ صفحہ کا چھوٹا سا ٹریکٹ دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا۔

جاوا مشن

ملک عزیز احمد صاحب مبلغ سرابایا۔ بٹاویہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ خرابی صحت کی وجہ سے بمعہ اہل و عیال بٹاویہ میں آگیا ہوں۔ مگر صحت تا حال خراب ہی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ نیز اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سرابایا سے بٹاویہ جاتے وقت پوروو کرتو رستہ میں ہی ہے۔ جہاں مکرمی سید شاہ محمد صاحب بیمار ہیں۔ ان کے پاس بیمار پرسی کے لئے گئے۔ شاہ صاحب کی حالت کو دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی۔ آپ کی صحت کو اللہ تعالےٰ بحال کرے۔ اور ہر مصیبت سے محفوظ رکھے۔ آپ کے پاس رقم بھی ختم تھی۔ اور بائیں پھیپھڑہ میں T. B. C. کا اثر ہو چکا تھا۔ اور یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ کس قدر عرصہ ہسپتال میں رہنا پڑے۔ اس کے بعد ایک اور خط سکرٹری صاحب پوروو کرتو سے ملا۔ جس میں حالت اور بھی خراب ظاہر کی گئی ہے۔ صرف تین دن میں ۹½ K بوجھ کم ہو گیا ہے حضور اقدس سے سید صاحب کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک سرابایا احمدی مرد ممبروں کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔

[1] یہ مضمون اس پرچہ میں صد ۵ پر شائع کیا گیا ہے۔

احمدی دوست بھی انجمن میں آکر مسائل سمجھتے رہے۔ عبدالحمید نوجوان نے اپنے والد سے ملایا۔ اور انہیں نماز میں دعا کی ترغیب دلائی۔ چینیا احمدی عورت بھی عبدالحمید کے محلہ کی ہے۔ اس نے خواہش کی۔ کہ وہ اسکی والدہ کو تبلیغ کرے۔ جس کو اس نے مان لیا۔ اس کے محلہ والوں نے آمنہ احمدی عورت کو اب بہت تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ کیوں احمدی ہے۔ محمد علی صاحب احمدی جن کی لڑکی فوت ہوئی تھی۔ ان کو محلہ والوں نے بہت تنگ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے بدعات اور رسومات کو بند کر دیا تھا۔ ایک ملائی نوجوان عیسائیوں کا ایک اشتہار لیکر گھبرایا ہوا ہے۔ کہ اس کا جواب کس طرح دیا جاوے۔ اسے تسلی دی۔ کہ چند روز تک جواب شائع کر دیا جاوے گا۔ عبدالحمید باقاعدہ اردو پڑھ رہا ہے۔ اور قادیان کا عشق اس کے دل میں دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اس کا پہلا استعفیٰ منظور نہیں ہوا تھا۔ دوبارہ اس نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ پاسر پنجنگ میں ایک زیر تبلیغ دوست نے احمدیت کا کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے۔ حضور اقدس سے ترقی سلسلہ اور مشکلات کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظم تبلیغ تحریک جدید)

جو ہمیں گرفتار کریگا اسے ایکہزار روپیہ انعام دینگے

جموں ۱۳ر مئی۔ کل یہاں ایک چٹھی سردار اتم سنگھ رئیس اعظم وسٹیٹ کونسلر اور ایک چٹھی لالہ کشمیری مل بینکر ولینڈ لارڈ کو موصول ہوئی جس میں لکھا تھا۔ کہ پانچہزار روپیہ پریڈ گراؤنڈ پارک کے پاس ۱۸ جیٹھ کو رکھ آؤ۔ ورنہ ۱۸ جیٹھ رات کو تمہاری دوکانیں لوٹ لی جائیں گی۔ ایک چٹھی پولیس کو بھی ملی ہے۔ جس میں درج ہے۔ کہ دو آدمیوں کو ہم نے چٹھیاں لکھی ہیں۔ آپ سے جو ہو سکتا ہے انتظام کر لیں۔ اس چٹھی میں یہ بھی درج ہے۔ کہ جو ہمیں گرفتار کرے گا۔ اسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ چٹھیوں پر یہ نشان ہے۔ ✕ اور ان پر ناتھ لال سردار بیکاروں کی خونخوار پارٹی خونی کوچہ درج ہے۔ چٹھیوں پر ۳۰ر مئی کی جموں کی مہریں ہیں۔ اور ۳۰ مئی کو دوپہر کی ڈاک میں ان اصحاب کو تقسیم ہوئی ہیں۔ ان چٹھیوں سے شہر میں سخت سنسنی پیدا ہو گئی ہے۔ دونوں رئیسوں نے اصلی چٹھیاں پولیس کے حوالے کر دی ہیں۔ اور معاملہ کی اطلاع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دیدی ہے۔

تمدّن اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دور ثانی میں احباب سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے۔ کہ وہ اسلامی تمدن کو قائم کریں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی۔ یہی ہے۔ کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ شریعت جو مٹ چکی ہے۔ جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے۔ مسلمانوں کے نہ عوام اس پر عمل پیرا ہیں۔ اور نہ علماء۔ بلکہ ان کا علم بھی کسی کو نہیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہزاروں توہمات اور رسومات کے نیچے دبے اسلامی آثار کو پھر نکالیں...... اور لوگوں سے اقرار لئے جائیں۔ کہ وہ آئندہ اسلامی تمدن اور تہذیب کے مطابق عمل کریں گے۔ اور جہاں تک حکومت کا قانون ان کو اجازت دیتا ہے۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ معاشی اور دوسرے معاملات میں اسلامی تعلیم کو رائج کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ)

پس تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ قرآن مجید۔ احادیث تاریخ اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں ناظرین فاروق کے لئے اسلامی تمدن کا نقشہ حسب گنجائش فاروق میں پیش کرتا رہونگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اتفاق و اتحاد

(۱)

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا نہایت ضروری اور بابرکت امر ہے۔ جماعتی نظام کے لئے باہمی اتفاق اور اتحاد ریڑھ کی ہڈی کے طور پر ہے۔ اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء مبعوث فرماتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کو اتحاد کی تعلیم دیں۔ اور ایک مرکز وحدت پر لائیں۔ افراد میں بھی اس کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس سے جہاں عزت اور وقار میں ترقی ہوتی ہے۔ وہاں غیروں پر ایک رعب بھی بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

(آل عمران ع ۱۱)

کہ تم اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے ماتحت اکٹھے ہو جاؤ۔ اور متفرق نہ ہو۔ اور خدا کی اس نعمت کو یاد کرو۔ جو تم پر ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ جس کے نتیجہ میں تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

(۲) ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءتھم البینات واولئک لھم عذاب عظیم۔ (آل عمران رکوع ۱۱) کہ تم تفرقہ ڈالنے والے اور اختلاف کرنے والے لوگوں کی طرح مت بنو۔ کیونکہ ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

(۳) ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً لست منھم فی شیء (انعام ع ۲۰) کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ کو پسند کیا۔ اور علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ اے نبی صلعم تجھے ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ باہمی اتفاق و اتحاد کس طرح لازمی اور ضروری ہے۔ اور جو لوگ اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ ان کے لئے عذاب کی وعید موجود ہے۔ اس لئے اسے اختیار کرنا اور آپس میں محبت اور اخوت سے زندگی بسر کرنا ضروری ہے۔ اور جو لوگ اتحاد و اتفاق کو توڑنے والے ہیں۔ وہ دراصل انبیاء کی بعثت سے فائدہ اٹھانے والے نہیں۔ کیونکہ ان کی بعثت کا بہت بڑا مقصد آپس میں اتحاد پیدا کرنا ہوتا ہے۔ دنیوی لحاظ سے بھی جو لوگ ایک دوسرے کی مدد اور آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تیسری قسم ترک شر کے اخلاق میں سے وہ قسم ہے۔ جس کو عربی میں ہدنہ اور ہَون کہتے ہیں۔ یعنی دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا۔ اور بے شر انسان ہونا۔ اور صلحکاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ پس بلاشبہ صلحکاری اعلیٰ درجہ کا ایک خلق ہے۔ اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۳)

"میں کہتا ہوں۔ کہ ہرگز کوئی آدمی مسلمان نہیں بنتا۔ جب تک کہ دوسروں کی ایسی ہمدردی نہیں کرتا۔ جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔ اور میری یہی نصیحت ہے۔ کہ دلوں کو صاف کرو۔ اور تمام بنی نوع کی ہمدردی اختیار کرو۔ اور کسی کی بدی مت چاہو۔ کہ اعلیٰ تہذیب یہی ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ ۱۳)

خوش خلقی

(۲)

خوش اخلاقی نہایت ضروری صفت ہے اور ہر ایک انسان کو اسے اختیار کرنا چاہیئے۔ بہت سے کام انسان کے اچھے اخلاق کی وجہ سے ہو جاتے ہیں۔ اور کئی تکلیفیں اسکی وجہ سے دور ہو جاتی ہیں۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ انک لعلی خلق عظیم۔ (سورۃ قلم ع ۱) کہ اے نبی تو اعلےٰ اخلاق پر قائم ہے۔ آنحضرت صلعم نے خوش خلقی کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ چند اعرابیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ انسان کو سب سے عمدہ چیز کونسی دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ خوش اخلاقی۔ (مسلم)

(۲) حضرت معاذ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ مجھے آخری وصیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمائی تھی۔ کہ "اے معاذ۔ لوگوں سے ہمیشہ با اخلاق پیش آنا۔" (موطا امام مالکؒ)

(۳) حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن میزان میں سب سے بھاری چیز خوش خلقی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ بدخلق اور حد ادب کی رعایت نہ رکھنے والے انسان کو پسند نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جس قوم کے افراد میں یہ صفت پائی جاتی ہے وہ دنیا کی نظروں میں باعزت اور قابل احترام ہوتی ہے۔ اور ضرورت کے وقت دوسری قومیں اسکی مدد کرنے میں خوشی اور فخر محسوس کرتی ہیں۔ پس ہر ایک انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اس صفت سے متصف ہونے کی کوشش کرے۔

غیبت

(۳)

غیبت اس امر کا نام ہے۔ کہ کسی انسان کی غیر حاضری میں اس کے متعلق کوئی بری بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا۔ خواہ یہ بات سچی ہی ہو۔ اور اس کے عیب کا عام لوگوں میں چرچا کرنا۔ اور یہ ایسی بُری چیز ہے۔ کہ اسکی جس قدر بھی مذمت کی جائے۔ تھوڑی ہے۔ اس سے اتحاد اور اتفاق برباد ہو جاتا ہے۔ اور انسان کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں اس کے متعلق فرماتا ہے۔

(۱) یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتًا فکرھتموہ (سورہ حجرات ۲۶) کہ اے مومنو! بدگمانی سے بہت بچو۔ کیونکہ بعض خیالات گناہ کا موجب ہوتے ہیں۔ اور دوسرے کے عیوب کی جستجو نہ کرو۔ اور نہ ہی کسی کی غیبت کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس امر کو پسند کرتا ہے۔ کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔

(۲) یاایھا الذین اٰمنوا لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظّٰلمون۔ (سورہ حجرات ۱۴) کہ اے ایمان والو۔ کوئی جماعت دوسری جماعت سے ٹھٹھا اور مذاق نہ کرے۔ انہیں کیا معلوم کہ وہ ان سے بہتر ہو۔ ایسا ہی عورتیں دوسری عورتوں کو ٹھٹھا اور مذاق نہ کریں۔ انہیں کیا معلوم کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر عیب مت لگاؤ۔ اور نہ ہی بُرے ناموں سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد بُرے ناموں سے پکارنا بُری بات ہے۔ جو ان امور سے باز نہیں آتا۔ وہ ظالموں میں سے ہے۔

(۳) ویل لکل ھمزۃ لمزۃ (الھمزہ ۶) طعنہ دینے والے اور عیب لگانے والے کے لئے ہلاکت ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دو شخصوں کی قبر پر سے گذرے۔ تو حضور نے فرمایا۔ ان دونو کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور وہ کسی بڑی چیز کی وجہ سے عذاب نہیں دیئے جاتے۔ (یعنی اگر انسان ان سے بچنا چاہے۔ تو معمولی امر ہے) ایک تو ان میں سے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا غیبت کیا کرتا کرتا تھا۔ (بخاری)

پس اس مذموم اور قبیح عادت سے کلیۃً پرہیز کیا جاوے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ دوسروں کو اس سے روکا جائے۔ عورتوں میں اسکی عادت نسبتًا زیادہ ہوتی ہے۔ جب کسی جگہ جمع ہوتی ہیں۔ تو غیبت شروع ہو جاتی ہے۔ ان کو سمجھایا جائے۔ کہ اس سے بہت گناہ ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلعم نے اسکی بہت بُرائی بیان کی ہے۔ اس طرح ان کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ بے کاری سے بھی غیبت بہت ترقی کرتی ہے۔ اسلیئے کوئی نہ کوئی کام تلاش کر کے اس میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ ایک تو بے کاری دور ہوگی۔ دوسرے غیبت کے گناہ سے انسان بچے گا۔ اور اس طرح دوہرا فائدہ حاصل ہوگا۔ (باقی دارد)

شاہ کجکلاہ ایران رضا شاہ پہلوی

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

یہ شعر جس قدر موجودہ شاہ ایران رضاہ شاہ پہلوی پر صادق آتا ہے۔ کسی دوسرے پر نہیں آسکتا۔ قدرت کے کارخانے دیکھئے۔ کہ دیہات میں رہنے والا محمد رضا نامی ایک نوعمر لڑکا فاقوں سے تنگ آکر دار السلطنت طہران میں آتا ہے۔ اور یاوری قسمت سے شاہی اصطبل میں سائیسی کی خدمت پر مامور ہو جاتا ہے۔ یا بقول بعض محلات شاہی کا دربان بن جاتا ہے اس وقت وہ محمد رضا خاں کہلاتا ہے۔ اور چند سال بعد جب وہ فوج شاہی میں ترقی کرتے کرتے اعلےٰ عہدہ پر پہنچ جاتا ہے اور فوج میں اپنی ہر دلعزیزی کے باعث تاج وتخت ایران کا مالک ہو جاتا ہے۔ تو شاہ کجکلاہ ایران ہز میجسٹی رضا شاہ پہلوی کہلانے لگتا ہے۔

رضا شاہ نے گذشتہ چند سال کے اندر دولت ایران کے پیکر مردہ میں زندگی کی روح پھونک دی ہے۔ اور رستم واسفندیار کی اس محبوب سرزمین کو جو شاہانِ قاچار کی عیش پرستیوں اور آرام طلبیوں کے باعث ٹرکی کی طرح "ایشیا کا مرد بیمار" بن گئی تھی۔ اور جس کے ضعف وانحطاط سے فائدہ اٹھا کر روس وبرطانیہ نے خفیہ معاہدہ کر کے حصے بخرے کر لیئے تھے۔ اغیار واجانب کے پنجۂ آہنی سے آزاد کر دیا۔ اور ابھی جو کچھ اثر اغیار کا باقی ہے اسکی بیخ کنی پر آمادہ ہے۔

بلحاظ صورت وشکل ایران کا یہ "مرد فولاد بازو" کشیدہ قامت لمبی اور خوبصورت سپاہیانہ مونچھوں۔ مخمور آنکھوں اور سرخ وسفید رنگ کا مالک ہے۔ اس کے اخلاق حمیدہ اوصاف۔ پسندیدہ خصائل کریمانہ اور مشاغل شریفانہ ہیں۔ فنون سپہگری اور جہاں بانی میں خاص دلچسپی رہتی ہے۔ اور سپہگری ہی وہ چیز ہے۔ جس نے رضا شاہ کی بلند خیالی اور صحیح قوت فیصلہ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اسکو فرشِ خاک سے اٹھایا۔ اور تخت طاؤس کے عرشِ پاک پر متمکن کر دیا ہے۔

رضا شاہ کی عمر تقریبًا سترہ سال کی ہوگی۔ وہ دیہات سے آکر ایران کی کاسک فوج میں بھرتی ہوا۔ اور یہیں سے اسکی تاریخ زندگی شروع ہوگئی۔ اس کے اصلی حالات کے بارہ میں مختلف بیانات ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ ایک کسان زادہ تھا۔ مگر بعض کا قول یہ ہے کہ وہ بڑے باپ کا بیٹا ہے۔ اور اس کا باپ دو شاہانِ ایران کے دربار میں وزیر سوم رہ چکا تھا۔ بہرحال اس ہونہار اور بلند اقبال سپاہی نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے لئے شاہراہِ ترقی تعمیر کی۔ اسکی جنگی قابلیت اور سپہگری نے اسے چند ہی دنوں میں ایک بااختیار اور ذمہ وار افسر بنا دیا۔

جو سپہگرانہ خصوصیات انگلستان کے مشہور ومعروف ڈیوک آف ویلنگٹن میں تھیں۔ وہی بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر سرزمین ایران کے اس "مرد فولاد بازو" میں ہیں۔ وہ ترقی کرتے کرتے بہت جلد جنرل اور پھر فیلڈ مارشل ہوگیا۔ اسی زمانہ میں خوزستان کے عرب قبائل نے جنوبی ایران میں شورش برپا کی۔ رضا خاں کو ان سرکشوں کی تادیب کے لئے بھیجا گیا۔ جس نے جاتے ہی نہ صرف بغاوت کا خاتمہ کر دیا۔ بلکہ شیخ محمرہ کو بھی پابزنجیر طہران لے آیا۔ جس وقت وہ قیاصرۂ روم کی طرح فاتحانہ جلوس کے ساتھ دار السلطنت میں داخل ہوا۔ تو وہ عالم دیکھنے کے قابل تھا۔ جن جن سڑکوں سے اس فاتح کا گذر ہوا۔ ان سب پر میلوں تک خوبصورت اور قیمتی فرش بچھا دیا گیا تھا۔ طہران نے اس خوشی میں کئی روز تک جشن فتح منایا۔ اب رضا خاں وزیر جنگ ہوگیا۔

سنہ ۱۹۱۷ء میں رضا خاں نے ایران کے کاسک برگیڈ پر قبضہ کر لیا۔ اور برگیڈیر جنرل کو جو اس زمانہ کے شاہ قاچار کا عزیز تھا۔ برخاست کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ایرانی سپاہ کی تنظیم وترتیب شروع کی۔ جو نہایت پریشان اور بے سروسامان ہو رہی تھی۔ تین سال لگاتار محنت کر کے اس نے پانچ آدمیوں کا ایک دستہ بھرتی کیا۔ جو اس پر ہر وقت جاں نثاری کے لیئے آمادہ رہتے تھے۔ انہیں سرفروشوں اور جانبازوں کی مدد سے اس نے ایران کے فاتح اعظم نادر شاہ کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ نادر شاہ کی مشہور تلوار زیب کمر کی تاج کیانی سر پر رکھا۔ اور سرزمین کسریٰ کا شہنشاہ کجکلاہ بن گیا۔ اور رضا شاہ پہلوی خطاب اختیار کیا۔

جس دن سے رضا شاہ پہلوی نے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ اسی دن سے ایران کے جسم مردہ میں نئی روح پھونک دی ہے۔ اس نے تمام محکموں کی از سرِ نو تنظیم کی۔ اور جس قدر خرابیاں حکومت میں نظر آئیں سب کو دور کیا۔ تمام ملک میں شاہراہیں تعمیر کرا دیں۔ پرانی عمارتوں کی مرمت کرائی۔ ایرانیوں کو قوم اور ایران کو صحیح معنوں میں ایران بنا دیا۔

اسکی طرزِ معاشرت نہایت سپاہیانہ اور سادہ ہے۔ جب کبھی تفریح کو دل چاہتا ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ پیانو بجا لیتا ہے۔ جو اس نے روس میں سیکھا تھا۔

اس اولوالعزم پہلوی تاجدار کے کیا عزائم ہیں۔ اور اسکو اپنے وطنِ عزیز سے کس قدر محبت ہے؟ اس کا اندازہ اس گفتگو سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ جو انگلستان کی مشہور ومعروف سیاح اور جہانگرد مصنفہ مس روز ٹیا نورلیس نے سعد آباد کے قصر گرمائی میں شہریار ایران سے کی تھی۔ اور جو ولایت کے مشہور اخبار ڈیلی میل میں شائع ہوئی ہے۔ مس موصوفہ تحریر فرماتی ہیں۔ کہ باریابی کے موقعہ پر شاہِ ایران نے مجھ سے فرمایا:۔

"میرے ملک کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ غیر ملکی اعانت کے بغیر اپنا کام چلانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر قدرت حاصل کرے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ چند سال بعد ایران میں کسی غیر ملکی کو ملازم رکھنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ ۱۹۳۴ء تک باستثنائے چند ماہرین صنعت وحرفت وزراعت کے جن کا ہونا ضروری ہے۔ ہم تمام یورپینوں کی خدمات سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ یاد رہے۔ کہ ہمیں کیانیوں اور کاسرہ کی جانشینی کا فخر حاصل ہے۔ اور زمانہ قدیم سے ہم ان کی روایات عظمیٰ کے وارث چلے آرہے ہیں۔ جبکہ ایشیا دنیائے متمدن کا قائد اعظم تھا۔

اب اسکی سخت ضرورت ہے۔ کہ قومی اسپرٹ اور جذبات وطنیت مؤثر طور پر جاری وساری ہو جائیں۔ میرا ملک بہت کافی عرصہ تک اجنبیوں کی دستگیری کا محتاج رہ چکا ہے۔ میں ایرانیوں کو یہ سکھانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی قدر وقیمت پہچان لیں۔ تاکہ وہ ذہنی وعملی دونوں طرح پنجۂ اغیار سے آزاد ہو جائیں۔ ہر ملکے وہر رسمے۔ ہر ملک کی معاشرت جداگانہ ہوتی ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ ایران یورپ کی کورانہ اور مہمل تقلید کرے۔ کیونکہ ایران خود عظیم الشان روایات کا حامل ہے۔ میں اہل ایران کو تا حدِ امکان "بہترین ایرانی" بنا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو نہ خالص یورپین ہوں۔ نہ نرے ایشیائی۔ ہر ملک کے تمدن اپنا مخصوص جداگانہ سانچہ ہوتا ہے۔ اہل ملک کو اسی مخصوص قالب میں ڈھال کر ایسی ترقی دینے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے ایسا شہری پیدا ہو۔ جو کسی دوسرے کی نقل نہ ہو۔ بلکہ خود ایک مستقل وجود رکھتا ہو۔ جسے خود پر اعتماد کامل اور اپنی قومیت پر جائز فخر ہو۔

ایران اپنے گھر کا خود مختار مالک ہے۔ اسے حق حاصل ہے۔ کہ یہ اپنی دولت کو ترقی دے۔ اور اپنی حفاظت خود اپنے بازو سے کرے۔

"میرا اصلی حربہ فوج ہے۔ تعمیر مملکت کے لئے زمین اسی کی بدولت تیار ہوئی ہے۔ میں محض ایک سپاہی ہوں سیاستدان نہیں ہوں"۔

رضا شاہ پہلوی کی عمر اس وقت اگرچہ ساٹھ برس سے تجاوز ہے۔ مگر بایں ہمہ وہ ہر وقت تدبیر مملکت اور جہانبانی میں مصروف ومنہمک رہتے ہیں۔

ان کی میز پر ایسے تاجروں کی عرضیوں کے علاوہ جو خام پیداوار کی درآمد سے قاصر ہوتے ہیں۔ زراعتی رپورٹوں۔ اعداد وشمار کے نقشوں۔ اجناس اور ملکی پیداوار کے نمونوں کے انبار۔ فوجی بھرتی کی تفصیلات۔ محکمہ جات جمرک (کسٹم) ریلوے مہاجرین۔ زائرین وتعمیرات شوارع وغیرہ کے متعلق رپورٹوں کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔

وہ عزم راسخ اور قلب مطمئن کے مالک ہیں۔ کیا مجال جو چہرہ پر کسی قسم کے اضطراب یا تفکر کی جھلک بھی نمودار ہو سکے۔ ان کے ہر انداز سے وقار وتمکنت برستی ہے۔ گفتگو میں آہستہ روی اور تبسم میں اس سے زیادہ نرم رفتاری پائی جاتی ہے۔ زبان سے الفاظ تلے ہوئے نکلتے ہیں۔ باتیں کھری کھری اور مختصر کرتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ فطرتاً اپنے وطن سے عشق رکھتے ہیں۔ ان کو اگر کسی بات کا کبھی اندیشہ ہوتا ہے۔ تو صرف اس کا کہ کہیں یورپ والے ایران کے ان بے بہا قدرتی وسائل پر قبضہ نہ کر لیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ ایران کے پر عظمت شان دور ماضی کا احیا کرنا چاہتے ہیں۔

شہریاران ایران کی اولوالعزمی کی یہ کیفیت ہے۔ کہ وہ ایک ہی نسل کے عرصہ میں ایران کو اتنی ترقی دے دینا چاہتے ہیں جس کیلئے عموماً ایک صدی کی مدت درکار ہوتی ہے۔ حکومت ایران درحقیقت کوئی چیز نہیں۔ خود رضا شاہ کی ذات "حکومت ایران" ہے۔ وہ اپنے وزراء کے اختیارات و اعزاز کو تناسب کے ساتھ قائم رکھتے ہیں۔ کہ کبھی کوئی وزیر اس قدر ذاتی اثر واقتدار حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ جو ایک ترقی پذیر سلطنت کے لئے خطرناک ثابت ہو سکے۔ (دور جدید)

ایک عورت کے ۲۳ بچے

ایک آئرش خاتون چالیس سال سے فرانس میں سکونت پذیر ہے۔ جس کے تئیس بچے ہیں۔ اور سب کے سب بقید حیات ہیں۔ اور اچھے اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ اس نے چار خاوند کئے۔ اس کے دس لڑکے جنگ عظیم میں شریک ہوئے۔ پندرہ بچوں کی شادی ہو چکی ہے۔

اردو زبان ہندوستانی زبان ہے

ذیل میں سر تیج بہادر سپرو کے خطبہ جلسہ تقسیم اسناد ۱۹۳۹ء جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کا وہ حصہ نقل کیا جاتا ہے۔ جو سر موصوف نے اردو زبان کے متعلق کہا۔ سر سپرو فرماتے ہیں:-

"جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ میرا یقین پختہ ہوتا جاتا ہے۔ کہ کسی غیر زبان کے ذریعے ایک پوری قوم کو تعلیم دینا ناممکن ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص ایک یا ایک سے زیادہ غیر ملکی زبانیں اچھی طرح جانتا ہو۔ تو اس کا لطف زندگی دوبالا اور اسکی نظر وسیع ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود میرا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم اپنے نوجوان مردوں اور عورتوں کو کسی بڑے پیمانے پر غیر زبان کے ذریعے تعلیم دے کر وہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ جن کی توقع ہمیں کسی ملکی زبان کے ذریعے تعلیم بنانے سے ہو سکتی ہے۔ میں ان بعض نازک مزاج حضرات کی دل آزاری کرنا نہیں چاہتا۔ جن کی قومیت کا تخیل کسی خاص ہندوستانی زبان کے ساتھ وابستہ ہے۔ میرے لئے یہ مان لینا کافی ہے۔ کہ اردو سرتاپا ایک ہندوستانی زبان ہے۔ جو دکن میں پیدا ہوئی۔ دلی میں اس نے نیا جنم لیا۔ جسکی اٹھان اور ترقی میں شمالی ہندوستان خود آپ کے حصۂ ملک یعنی دکن نے قابل قدر حصہ لیا۔ اردو زبان کو جو میں اہمیت دیتا ہوں۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ وہ گذشتہ زمانے میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تہذیبی تعلق اور میل جول کا ایک زبردست رشتۂ اتحاد رہ چکی ہے۔ اور یہ کام وہ آج بھی کر سکتی ہے۔ اور ہندوستان کے اکثر حصوں میں کر رہی ہے۔ انسانی تجربہ شاہد ہے۔ کم از کم ہمارا تجربہ تو یہی بتاتا ہے۔ کہ اگر ایک طرف مذہب اور سیاسیات سماج کو گروہوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اختلاف رائے کو تیز اور تلخ کر دیتے ہیں۔ تو دوسری طرف ایک مشترکہ تہذیب کی پیروی سے ہمارے دل ملتے اور آپس کی یہ تلخیاں ہلکی ہو جاتی ہیں۔

قیام صحت کے لئے سبز ترکاریاں مفید ہیں

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

صحت کو برقرار رکھنے اور تندرست رہنے کے لئے سبزیوں کا کثرت سے استعمال ضروری ہے۔ کیونکہ سبزیوں میں معدنی نمکیات مثلاً چونا۔ فاسفورس۔ فولاد وغیرہ کی کافی مقدار اور وٹامنز (حیاتین) الف۔ ب اور ج کے اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ اور یہی چیزیں جسم کو بناتی ہیں۔ اور قوت وطاقت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ کھانے کی دوسری چیزوں میں ان اجزاء کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ اسی طرح سبزیوں میں بھی معدنی نمکیات اور وٹامنز (حیاتین) کم وبیش نسبت سے ہوتے ہیں۔ اس لئے سبزیوں کو مندرجہ ذیل تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ساگ پات کی قسم کی سبزیاں۔

(۲) جڑوں والی سبزیاں۔

(۳) زیر زمین اگنے والی سبزیاں۔

ساگ پات کی قسم کی سبزیاں مثلاً پودینہ۔ دھنیا۔ پالک۔ میتھی۔ اور کلفا وغیرہ میں معدنی نمکیات اور وٹامنز کے ضروری اجزاء کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اسلئے ان کو اعلےٰ قسم کی سبزیاں کہا جاتا ہے۔ اس معیار سے جڑوں والی اور زیر زمین اگنے والی سبزیاں مثلاً شکر۔ آلو۔ شلغم۔ شکر قندی اور مولی وغیرہ کا شمار عام طور پر گھٹیا قسم کی سبزیوں میں ہوتا ہے۔ دوسری سبزیاں جیسے کریلا۔ بینگن۔ بھنڈی توری۔ اور مٹر ان دو قسموں کے بین بین آتی ہیں۔ جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ اسلئے انہیں متوسط درجہ کی سبزیاں کہا جاتا ہے۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ ساگ پات کی قسم کی سبزیاں نہایت اعلےٰ اور مفید ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دوسری قسم کی سبزیاں اچھی نہیں ہوتیں۔ اور انہیں خوراک میں استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ ہر قسم میں چند اشیاء استثناء بھی ہیں۔ زیر زمین اگنے والی سبزیوں سے گاجر میں وٹامن الف کے اجزاء بافراط پائے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے اسے بعض ساگ پات کی قسم کی سبزیوں پر بھی ترجیح حاصل ہے۔ اسی طرح دوسری قسم سے ٹماٹر میں وٹامنز الف اور ب اور ج کثرت سے ہوتے ہیں نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ہر قسم کی سبزیوں کی ہماری خوراک میں الگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیان مذاہب کی عزت

میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعزاز میں مسلمانان مدراس کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں وزیر اعظم مدراس آنریبل مسٹر راج گوپال اچاریہ نے تقریر کرتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ اسلام کے اس مقدس بانی کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے مذہب کے بانی کی عزت کریں۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ جو ان حضرات کی دلی عزت اور احترام کرتے ہیں۔ جو اللہ کا پیغام لے کر دنیا میں آئے۔"

وزیر اعظم مدراس کی یہ نصیحت ایک ایسا بنیادی اصول ہے۔ جسے ملحوظ رکھنے سے ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات کے شجرِ خبیثہ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

انعامی چولہے اور دود کش

کمشنر صاحب اصلاح دیہات کی طرف سے ایسے دود کشوں (چمنیوں) اور چولھوں کے نمونے پیش کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ جو دیہاتی گھروں کے لئے مناسب و موزون ہوں۔ منظور شدہ نمونوں پر ۱۵۰ روپیہ تک انعام دیا جائے گا۔

ان میں حسب ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے۔

(۱) چمنیوں میں سے دھواں نکلتے وقت نہ پھیلے۔

(۲) چولہے ایسے ہوں۔ جن میں ایندھن کم خرچ ہو۔ (۳) قیمت۔ نہایت کم ہو۔ (۴) گاؤں میں بن سکے۔ اور اس کے بنانے کی چیزیں گاؤں میں مل سکیں۔

وہ نمونے جن پر انعام دیا جائے گا کمشنر صاحب اصلاح دیہات کی ملکیت ہوں گے۔

مقابلہ میں حصہ لینے والے حضرات کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نمونے معائنہ اور جانچ کے لئے دفتر کمشنر اصلاح دیہات ۶ نمبر منٹگمری روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔

دانتوں سے لکھنا

سیکس میں ایک نوجوان شخص ہے۔ جس کے جسم کا دایاں حصہ فالج زدہ ہے۔ اور اپنی خط و کتابت دانتوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ وہ ایک پنسل اپنے دانتوں میں دبا لیتا ہے اور اس سے نہایت خوشخط لکھتا چلا جاتا ہے۔

دنیا کے بڑے کتب خانے

اس وقت دنیا کا سب سے بڑا کتب خانہ لینن گراڈ (روس) کا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں اڑتالیس لاکھ تیئیس ہزار نو سو اڑتالیس کتابیں موجود ہیں۔ دوسرا نمبر پیرس کی نیشنل لائبریری کا ہے۔ جس میں تینتالیس لاکھ کتابیں ہیں۔ اور قلمی نسخے اس کے علاوہ ہیں۔ تیسرا نمبر ماسکو کی لینن لائبریری کا ہے۔ جس میں انتالیس لاکھ کتابیں ہیں۔ ان میں مشرقی ممالک میں چھپی ہوئی ایک لاکھ بیس ہزار کتب اور سولہ ہزار چار سو قلمی نسخے بھی شامل ہیں۔ برلن لائبریری میں بائیس لاکھ ستاسی ہزار آٹھ سو کتابیں ہیں۔ میونخ کے کتب خانہ میں سولہ لاکھ سترہ ہزار کتابیں ہیں

تلی کا نہایت مفید علاج

مریض طحال دن میں تین بار ۶-۶ ماشہ ثابت اجوائن پانی سے نگل لیا کریں۔ بس تلی کے لئے یہ تیر بہدف اور تجربہ شدہ آسان علاج ہے۔

۵ سالہ لڑکی کے ہاں بچہ پیدا ہوا

"نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار نیو یارک کی اطلاع ہے کہ لیما دیرو سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں ایک دیسی لڑکی کے ہاں جس کی عمر پانچ سال سے کم ہے۔ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ لڑکی کی پیدائش کے سرٹیفکیٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوئی۔ زچہ اور بچہ دونوں کی صحت بالکل ٹھیک ہے۔ ۶۰ ڈاکٹروں کے ایک کمیشن نے لڑکے کی پیدائش کے متعلق رپورٹ تیار کی ہے۔ لڑکی کے خاندان کے ممبران کا بیان ہے۔ کہ اس پر کسی جن بھوت کا سایہ پڑا ہے جس سے لڑکے کی پیدائش ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں آج تک اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی کے کبھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ ہسپتال میں زچہ اور بچہ کی حالت بالکل ٹھیک ہے۔

دار الخلافہ چین پر جاپانیوں کی تباہ کن بمباری

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار مقیم ہانگ کانگ کی چٹھی)

سنہ ۱۹۳۷ء تک چین کا دار الخلافہ نانکن (شمالی چین میں) تھا۔ نانکن جب جاپانیوں نے فتح کیا۔ تو وسطی چین میں ہنکو کو دار الخلافہ مقرر کیا گیا۔ لیکن اکتوبر سنہ ۳۸ء میں ہنکو اور کنٹن ایسے مشہور۔ آباد اور تجارتی شہروں پر بھی جاپانی قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو ساحل سمندر سے قریباً دو ہزار میل مغرب کی طرف تبت کے قریب چنکنگ نامی شہر کو اس خیال سے دار السلطنت تجویز کیا گیا۔ کہ جاپانی ہوائی جہازوں کی وہاں تک رسائی نہ ہو سکے گی۔ لیکن افسوس کہ یہ تجویز کار آمد ثابت نہ ہوئی۔ اور مورخہ تین چار مئی کو شہر مذکور پر جاپان ہوائی جہازوں نے ایسی تباہ کن بمباری کی۔ کہ شاید تاریخ اسکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس روح فرسا بمباری کے نتیجہ میں پانچہزار انسانی جانیں لقمۂ اجل بنا دی گئیں۔ دو ہزار نفوس شدید زخمی ہوئے۔ اور اڑھائی ہزار عمارتیں منہدم کر دی گئیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی تحریر کئے دیتا ہوں۔ کہ ابتداء جنگ سے لے کر اب تک دس لاکھ چینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ساٹھ لاکھ بچے ایسے ہیں۔ جن کے والدین یا تو مر چکے ہیں۔ اور یا لاپتہ اپنے بچوں سے علیحدہ ہیں۔ پانچ کروڑ چینی اپنے گھروں سے باہر دربدر مارے پھرتے ہیں۔ اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ جن میں سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کی حالت تو بہت ہی ابتر ہے۔ بقیہ تعداد میں سے کچھ تو ہانگ کانگ میں مختلف سوسائٹیوں کے زیر انتظام پناہ گزیں ہیں۔ اور کچھ کے لئے چین کے اندر چینی گورنمنٹ نے معمولی خوراک وغیرہ کا انتظام کیا ہے۔

جاپانیوں نے ایک سیٹلمنٹ پر قبضہ کر لیا

ایموئی (Amoy) (جو ہانگ کانگ اور شنگھائی کے درمیان مشہور تجارتی بندرگاہ ہے۔ اور وسط سنہ ۳۸ء سے جاپانیوں کے قبضے میں ہے) سے ملحق "کولنگ سو" "Kulangsu" ایک چھوٹا سا جزیرہ بین الاقوامی سیٹلمنٹ ہے۔ ابتدائے مئی سے جاپانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور گھر گھر کی تلاشی لی۔ امریکہ۔ انگلینڈ اور فرانس نے (بوجہ زیادہ حصہ ہونے کے) جاپان کے اس فعل کے خلاف سخت صدائے احتجاج بلند کیا ہے۔ لیکن جاپانی کان اس آہ و فغاں سے ناآشنا دکھائی دیتے ہیں۔ اب صورت حالات نے نازک شکل اختیار کر لی ہے۔ جاپانی سوائے ایموئی کے اہل کولنگ سو کو کوئی چیز باہر بھیجنے نہیں دیتے۔ اور نہ ہی باہر سے کوئی چیز آنے دیتے ہیں۔ جزیرہ کے ارد گرد جاپانی جنگی جہاز گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔

ہانگ کانگ کے قریب جاپانیوں نے انگریزی کمپنی کے جہاز کی تلاشی لی

۲۴ مئی صبح سات بجے B.I.C. برٹش لائن کا ایک بڑا جہاز Rampura وزنی (16668) ٹن سنگاپور سے ہانگ کانگ آرہا تھا۔ کہ ہانگ کانگ کے پانی سے صرف ایک میل باہر ایک جاپانی جنگی جہاز نے مذکورہ برٹش جہاز کو کھڑا کرنے کے لئے دو خالی فائر کئے۔ برٹش جہاز کے کمانڈر نے جاپانیوں کے اس اشارے کی اطاعت کرتے ہوئے جہاز کو کھڑا کر دیا۔ اور بذریعہ ریڈیو فوراً ہانگ کانگ اس حادثہ کی اطلاع پہنچائی۔ ہانگ کانگ سے فوری طور پر دو جہاز جائے وقوع پر پہنچ گئے۔ قریباً بیس منٹ تک تین جاپانی افسر جہاز کی تلاشی لیتے رہے۔ اور اس کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ تلاشی لیتے وقت ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں جہاز کے کمانڈر سے مندرجہ ذیل سوالات جاپانی افسروں نے کئے:۔

(۱) کیا یہ برٹش جہاز ہے۔

(۲) یہ جہاز کس بندرگاہ پر جائے گا۔

(۳) یہ جہاز کہاں سے آیا ہے۔

(۴) اس میں کس قسم کا سامان ہے۔

ہانگ کانگ گورنمنٹ نے فوراً صدائے احتجاج بلند کردی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ کے شیعہ اور سُنّیوں سے ۲۵ سرکردہ مسلمان لیڈروں کی اپیل

شملہ ۲ جون۔ ہندوستان بھر کے ۲۵ سرکردہ مسلمان لیڈروں نے جن میں سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب اور مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال بھی شامل ہیں۔ لکھنؤ کے شیعہ اور سنیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ مدح صحابہ اور تبرّا کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے سُنّی مدح صحابہ اور شیعہ تبرّا کے حق سے رضاکارانہ طور پر دستبردار ہو جائیں۔ اپیل میں لکھا ہے۔ کہ جھگڑے کو ختم کرنے کی واحد صورت یہ ہے کہ فریقین اس تجویز کو منظور کر لیں۔ جو آبرومندانہ بھی ہے۔ اور جس سے کسی فرقہ کے جذبات کو ٹھیس بھی نہیں پہنچتی۔ اس جھگڑے کی وجہ سے اسلام میں پھوٹ پڑ رہی ہے۔ اور مسلمان دوسری قوموں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اخیر میں لکھا ہے۔ کہ کسی اسلامی ملک میں سنی مسلمان مدح صحابہ کے لئے جلوس نہیں نکالتے۔ اسی طرح ایران میں جہاں شیعوں کی اکثریت ہے۔ پبلک طور پر تبرّا کہنا شہری حقوق میں شامل نہیں۔ اگر شیعہ اور سُنّی اس تجویز کو منظور کر لیں۔ تو یو۔ پی گورنمنٹ اس سمجھوتہ کو منظور کر لے گی۔

اس اپیل پر سر سکندر حیات خاں اور مسٹر فضل الحق کے علاوہ سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور۔ سر سید سلیمان احمدؐ نواب نثار علی خاں قزلباش۔ سر محمدؐ یعقوب سر رضا علی۔ سر غزنوی۔ سر عبد اللہ ہارون وغیرہ مسلمان لیڈروں کے دستخط ہیں۔

منتر جنتر تیار کرنے کیلئے دو سالہ معصوم بچے کا خون

سیالکوٹ یکم جون۔ مقامی پولیس نے بیگووالہ کے ایک ریٹائرڈ ڈاکٹر کے معصوم بچے کے قتل کے الزام میں ایک مقامی جیبور کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جیبور نے جو جنتر منتر کرتا ہے۔ بیگووالہ میں رہنے والے اپنے ایک چیلے سے کہا۔ کہ وہ اس بچہ کو اٹھا لائے۔ جو کہ اکلوتا ہی ہو۔ اور جس کی عمر تقریباً دو سال ہو۔ تاکہ اس کے خون سے جنتر تیار کیا جا سکے۔ چنانچہ شاگرد ایک ریٹائرڈ ڈاکٹر کے بچہ کو اٹھا لایا۔ ڈاکٹر صاحب کی پچھلی عمر ہے۔ اور یہی ایک لڑکا تھا۔ گورو اور چیلے نے بچہ کو موضع شاہ بلاک میں ہلاک کر ڈالا۔ اور دفن کر دیا۔ پولیس کو ساری واردات کا علم ہو گیا۔ گذشتہ رات کو پولیس نے گورو کو سیالکوٹ میں گرفتار کر لیا۔

غریب فنڈ اور شکریہ احباب

اجرائے فاروق کے لئے بعض غریب احمدی احباب کی درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ مگر فاروق کے فنڈ میں اتنی گنجائش نہیں کہ وہ مفت اخبار جاری کر سکے۔ گذشتہ پرچے میں دو قیدیوں کی جو افریقہ جیل میں قید ہیں۔ درخواست اجراء اخبار کے لئے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جن میں سے ایک کے نام اخویم مکرم چودھری عبد اللہ خاں صاحب بی۔ اے جمشید پور برادر سر محمدؐ ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ نے جاری کرایا۔ اور ایک پرچہ ایک غریب احمدی کے نام منجانب اہلیہ صاحبہ محترم مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم پٹیالوی جاری کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ ہر دو کو جزائے خیر اور اجر عظیم بخشے۔ آمین۔ دیگر احباب بھی اگر توجہ فرماویں۔ تو کا ہے گاہے کوئی زائد رقم فاروق کے غریب فنڈ کے لئے بھیجتے رہیں۔ تو ایسی اور درخواستوں کی تعمیل ہو کر ان کے لئے بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ فاروق کے دفتر میں اکثر ایسی درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ اور اب بھی دو درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ جو عدم گنجائش کی وجہ سے پڑی ہیں۔

تحفہ مستریاں

یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جو مستریاں مباہلہ کی حقیقت کو پورے طور پر ظاہر کر دیتی ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک احمدی کو پڑھنا ضروری ہے۔ آج تک مستری اور ان کے مددگار اس کے جواب سے عاجز ہیں۔ صرف پانچ آنہ کے ٹکٹ ڈاک ارسال کر کے ایک نسخہ منگا لیں۔ چند نسخے باقی ہیں۔

منیجر کتب خانہ قاسم العلوم قادیان

کیا آپ اخبار فاروق کے خریدار نہیں؟

(۱) فاروق سلسلہ احمدیہ کا سب سے زیادہ سستا اخبار ہے۔ جس کا چندہ صرف ڈھائی روپیہ سالانہ ہے۔

(۲) فاروق تحریک جدید کا وہ اخبار ہے۔ جس میں ایسے مضامین ہوتے ہیں۔ جو دوسرے کسی اخبار میں نہیں ہوتے۔

(۳) فاروق میں مرکز کی اہم خبریں اور نظارتوں کے ضروری اعلان ہوتے ہیں۔

(۴) فاروق میں مخالفین سلسلہ و اسلام و منکرین خلافت کے اعتراضات کے مدلل اور معقول جواب دیئے جاتے ہیں۔

(۵) فاروق میں تحریک جدید کے مجاہدین جو غیر ممالک بیرون ہند میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ان کے تبلیغی کارنامے اور ان ملکوں کے تمدنی۔ تجارتی۔ مذہبی۔ اعتقادی رسوماتی۔ اقتصادی۔ سیاسی حالات شائع ہوتے ہیں۔

(۶) فاروق میں ہفتہ بھر کی عام دلچسپ اور چیدہ خبریں دیگر اخبارات سے انتخاب کر کے نقل کی جاتی ہیں۔

(۷) فاروق میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا خطبہ جمعہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔

(۸) فاروق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ و سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ اور دیگر مفتیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فتاوے شائع ہوتے ہیں۔ جن کی ہر احمدی کو ضرورت رہتی ہے۔

(۹) فاروق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وہ فیصلہ جات مقدمات جو حضور بصیغہ اپیل فرماتے ہیں۔ نقل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

(۱۰) فاروق میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی روزانہ ڈائری شائع کرنے کا بھی انتظام ہو رہا ہے۔ جو عنقریب انشاء اللہ شائع ہونے لگیگی۔

پس ان خوبیوں والے اخبار کو خرید کر آپ خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ اپنی نسل کے لئے فاروق کے فائل بنا کر گھروں میں محفوظ رکھیں تاکہ آپ کی نسل آپ کے بعد خلافت ثانیہ کے کارناموں اور پُر معارف و حقائق خطبوں سے مستفید ہو کر آپ کے حق میں دعا دیتی رہے۔

اگر آپ چند پیسے خرچ کر کے فاروق کے خریدار نہیں ہونگے۔ تو بہت سی باتوں سے جن کا علم ہر احمدی کو ہونا ضروری ہے۔ اور آپ کی آئندہ نسل محروم رہ کر کفِ افسوس ملے گی۔ (منیجر فاروق)

وٹے کا رشتہ ناجائز ہے اور گناہ

نظارت تعلیم و تربیت کو بیرونی جماعتوں سے آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب بوجہ ناواقفیت تبادلہ کے رشتے کرتے ہیں۔ جسے پنجابی میں وٹے کا رشتہ کہتے ہیں۔ ایسا رشتہ کرنا شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ لا شغار فی الاسلام۔ یعنی اسلام تبادلہ کے رشتوں کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض شریعت اسلامیہ کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا فرض قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں اپنی اپنی جماعتوں کے احباب کی شدت سے نگرانی کریں۔ اور اس گناہ کے ارتکاب سے احباب کو محفوظ رکھیں۔ اور تمام احباب کے ذہن نشین کرا دیں۔ کہ رشتہ میں تبادلہ کی شرط ناجائز ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اخبار فاروق کا چندہ بیرون ہند

ممالک غیر اور افریقہ وغیرہ کے اخباروں پر محصول ڈاک زائد لگتا ہے۔ اس لئے وہاں کا چندہ سالانہ پانچ روپیہ ہے۔ اور برہما میں محصول ڈاک ڈبل ہے۔ برہما کا چندہ سالانہ فاروق کا تین روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ ان ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ اس لئے احباب مندرجہ بالا حساب سے پیشگی چندہ ارسال فرما کر اخبار جاری کرائیں۔ اور احباب افریقہ اپنا چندہ جلد ارسال کریں۔ مشکور ہونگا۔ (منیجر فاروق)

بٹالوی کا انجام۔ اس کتاب میں مولوی محمدؐ حسین بٹالوی کا آغاز و عبرتناک انجام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلق بٹالوی مذکور کا حرف بحرف پورا ہو جانا بٹالوی کی قلم سے ثابت کیا گیا ہے۔ ۵ر کے ٹکٹ بھیج کر ایک نسخہ منگا لیں۔ (منیجر کتب خانہ قاسم العلوم قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

—— حکومت پنجاب نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے پانچ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ حکومت یو۔ پی نے بھی آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کو دس ہزار روپیہ اس غرض کے لئے دیا ہے۔

—— گذشتہ ہفتہ آسام کے طول وعرض میں زلزلے کے نہایت شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ایسے سخت جھٹکے سالہا سال سے محسوس نہیں کئے گئے۔

—— مسٹر سوبھاش چندر بوس سابق صدر کانگرس جو اپنی کئی سیاسی سرگرمیاں شروع کرنے کے فکر میں ہیں۔ انہوں نے احراری لیڈر عطاء اللہ صاحب بخاری کو دعوت دی ہے۔ کہ دہ جون کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ آکر ان سے ملیں۔

—— محکمہ تار و ڈاک نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو پوسٹ ماسٹر صاحبان اپنے دفتر کو صاف رکھیں گے۔ انہیں محکمے کی طرف سے انعام دیئے جائیں گے۔

—— مولوی قطب الدین عبد الولی فرنگی محل کو جن کو مولوی مظہر الدین ایڈیٹر "الامان" کے قتل کے واقعہ پر اشتعال انگیز تقریر کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ تا برخاست عدالت قید اور پانچ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

—— جالندھر سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل ضلع کچہری کے عین سامنے مسلمانوں کی دو پارٹیوں کی جنگ کا نظارہ پیش آیا۔ اس موقعہ پر ایک برقعہ پوش نوجوان مسلم عورت کو دو پارٹیاں اپنی اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔ یہ موضع ہیراں کی ایک عورت ہے۔ جس کی اپنے خاوند سے اکثر ان بن رہتی تھی۔ چنانچہ وہ بھاگ کر اپنے والدین کے پاس آگئی۔ والدین نے تنسیخ نکاح کا مقدمہ کروا دیا۔ آج اس مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے اپنے والدین کے ساتھ آرہی تھی۔ کہ ضلع کچہری کے سامنے اس کا خاوند چند دیگر اشخاص کے ساتھ کھڑا تھا۔ خاوند نے اسکو پکڑ لیا۔ اور اسکی پارٹی اسکو زبردستی اپنی طرف کھینچنے لگ پڑی۔ اور دوسری طرف اس کے والدین کی پارٹی اپنی طرف کھینچنے لگی۔ عورت کا برقعہ بالکل پھٹ گیا۔ سینکڑوں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ آخر کار خاوند کی پارٹی اسکو زبردستی ٹانگہ پر بٹھلا کر بھاگ گئی۔ اور والدین منہ تکتے رہ گئے۔ اس کشمکش میں فریقین کے آدمیوں کو معمولی سی چوٹیں آئیں۔

—— لکھنؤ ۲ جون۔ سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ۳۱ مئی ۱۹۳۹ء تک تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کل ۷۰۴۷ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ۱۲۱۴ معافی مانگ کر رہا ہوئے۔ آج ۳۹ شیعہ گرفتار ہوئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمشنر لکھنؤ نے سنیوں اور شیعوں کو مصالحت کے لئے مدعو کیا ہے۔

—— لاہور۔ ۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ علامہ مشرقی قائد تحریک خاکساران نے حکومت سرحد کو ایک نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے ۱۵ جون تک خاکساروں کی مخالفت صوبہ سرحد میں حکماً بند نہ کی۔ تو سرحد اور پنجاب کے دو ہزار خاکساروں کو ...

تحریک جدید کا دواخانہ
معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے قوت ہاضمہ میں فتور آچکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے اور غذا ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہے۔ دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔ بیس روز کی خوراک عہ

ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ
زینت محل دہلی

وصیتیں

ع ۵۳۱۰ ۔ منکہ فضل احمد ولد منشی نور محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ آرہ کشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{39}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ حیات ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بصورت ملازمت آرا کشی مبلغ چالیس روپے ہے۔ جو کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ جس کی اطلاع میں انشاء اللہ دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ مستری فضل احمد بقلم خود ہرسیاں حال امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن برادر کلاں موصی ہرسیاں۔ گواہ شد:۔ بدردین بقلم خود ہرسیاں حال امرتسر۔

ع ۵۳۵۴ ۔ منکہ قاضی عبد الرشید ارشد ولد قاضی کریم اللہ صاحب قوم ککے زئی طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{39}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ پندرہ روپے ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو مجھے دفتر تحریک جدید قادیان سے ملتا ہے۔ میں اپنے اس وظیفہ کا $\frac{1}{10}$ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھدی ہے۔

العبد:۔ قاضی عبد الرشید ارشد سٹوڈنٹ اگریکلچرل کالج لائل پور بقلم خود۔ گواہ شد چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ رچودھری) عبدالواحد بی-ایس-سی کیمیکل سیکشن اگریکلچرل کالج لائل پور۔

درد گردہ یا گردہ کی پتھری

یہ دونوں نام دراصل ایک ہی بیماری کے ہیں۔ جب گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو صرف پیدا ہو جانے سے چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ہاں اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گردوں کی جگہ پر ذرا بوجھ سا ہے۔ (گردوں کا مقام کمر سے ذرا اوپر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقعہ ہے) جن کے گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یا کبھی کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ یعنی پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو کمر میں درد بھی رہتا ہے۔ گرم اور ترش چیزیں یعنی گوشت۔ سرخ مرچ۔ اچار وغیرہ کھانے سے اور گرم موسم میں سفر کرنے سے پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور بعض کو ریت سی چیز پیشاب میں خارج ہوتی ہے۔ لیکن جب پتھری سے چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر پیشاب کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ۔ شدت سے درد ہوتا ہے۔ جو برداشت سے باہر ہوتا ہے۔ اسی کا نام درد گردہ یا قولنج گردہ ہے

علاج:۔ ڈاکٹروں میں تو یہی مشہور ہے کہ اپریشن سے پتھری نکال دی جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جان کا خطرہ اور خرچ زیادہ۔

ہمارا طرز علاج:۔

"پتھری توڑ ع۱"

یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو اس بیماری کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے استعمال سے پتھری گھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اور گردے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا تلخ اور بدمزا نہیں۔ قدرے نمکین ہے۔ جو آسانی سے کھائی جاتی ہے۔ تین ماہ تک کھانی چاہیئے۔ تین ماہ کی دوا کی قیمت چھ روپے ہے۔ اور اگر قبض بھی ہو۔ تو "قبض کشا گولیاں ع۱" کا استعمال کریں۔ ۶۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔

دواخانہ و مطب حکیم مولوی نظام الدین مبلغ
ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور